بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَد نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنتُم اَذِلَّة

جلد 46

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ نمبر: 41

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

6 جمادی الثانی 1418 ہجری 9 اخاء 1376 ہش 9 اکتوبر 1997ء

اخبار احمدیہ

لندن ۴؍ اکتوبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خیر و عافیت سے ہیں اور بیرونی ممالک کے دورہ پر ہیں۔ پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو اور ہر گام پر آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

سزا و جزا اور توبہ کی حقیقت

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح و مہدی موعود علیہ السلام

جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کی معرفت ہمیں بتایا ہے اور واقعات صحیحہ نے جس کی شہادت دی ہے، اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سزا و جزا کا قانون خدا نے ایسا مقرر کیا ہے کہ اس کا سلسلہ اسی دنیا سے شروع ہو جاتا ہے اور جو شوخیاں اور شرارتیں انسان کرتا ہے، وہ بجائے خود انہیں محسوس کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ ان کی سزا اور پاداش جو یہاں ملتی ہے، اس کی غرض تنبیہ ہوتی ہے تاکہ توبہ اور رجوع سے شوخ انسان اپنی حالت میں نمایاں تبدیلی پیدا کرے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ عبودیت کا جو رشتہ ہے اس کو قائم کرنے میں جو غفلت اس نے کی ہے اس پر اطلاع پا کر اسے مستحکم کرنا چاہئے۔ اس وقت یا تو انسان اس تنبیہ سے فائدہ اٹھا کر اپنی کمزوری کا علاج اللہ تعالیٰ کی مدد سے چاہتا ہے اور یا اپنی شقاوت سے اس میں دلیر ہو جاتا ہے اور اپنی سرکشی اور شرارت میں ترقی کر کے جہنم کا وارث ٹھہر جاتا ہے۔ اس دنیا میں جو سزائیں بطور تنبیہ دی جاتی ہیں، ان کی مثال مکتب کی سی ہے۔ جیسے مکتب میں کچھ خفیف سی سزائیں بچوں کو ان کی غفلت اور سستی پر دی جاتی ہیں۔ اس سے یہ غرض نہیں ہوتی کہ علوم سے انہیں استاد محروم رکھنا چاہتا ہے، بلکہ اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ انہیں اپنی غرض پر اطلاع دے کر آئندہ کیلئے زیادہ محتاط اور ہوشیار بنادے۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ جو شرارتوں اور شوخیوں پر کچھ سزا دیتا ہے، تو اس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ نادان انسان جو اپنی جان پر ظلم کر رہا ہے اپنی شرارت اور اُس کے نتائج پر مطلع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت سے ڈر جاوے اور اس کی طرف رجوع کرے۔ مَیں نے اپنی جماعت کے سامنے بارہا اس اَمر کو بیان کیا ہے اور اب آپ کو بھی بتاتا ہوں کہ جب انسان ایک کام کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی ایک فعل اس کے نتیجہ کے طور پر مرتب ہوتا ہے۔ مثلاً جب ہم کافی مقدار زہر کی کھالیں گے، تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ اس میں زہر کھانا یہ ہمارا اپنا فعل تھا۔ اور خدا کا فعل اس پر یہ ظاہر ہوا کہ اس نے ہلاک کر دیا۔ یا مثلاً یہ کہ اگر ہم اپنے گھر کی کوٹھڑی کی کھڑکیاں بند کر لیں، تو یہ ہمارا فعل ہے۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ فعل ہوگا کہ کوٹھڑی میں اندھیرا ہو جائے گا۔ اس طرح پر انسان کے افعال اور اس پر بطور نتائج اللہ تعالیٰ کے افعال کے صدور کا قانون دنیا میں جاری ہے اور یہ انتظام جیسا کہ ظاہر سے متعلق ہے اور جسمانی نظام میں اس کی نظیریں ہم روز دیکھتے ہیں۔ اسی طرح پر باطن کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور یہی ایک اصول ہے جو قانونِ سزا کے سمجھنے کے واسطے ضروری ہے اور وہ یہی ہے کہ ہمارا ہر ایک فعل نیک ہو یا بد۔ اپنے فعل کے ساتھ ایک اثر رکھتا ہے۔ جو ہمارے فعل کے بعد ظہور پذیر ہوتا ہے۔

اب عذاب اور راحت کو جو گناہوں کہ پاداش یا نیکیوں کی جزا میں دی جاتی ہے۔ ہم بہت جلد سمجھ سکتے ہیں اور مَیں پوری بصیرت اور دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس فلاسفی کے بیان کرنے سے دوسرے تمام مذہب بالکل عاری اور تہی ہیں۔ اس بات کو ہر شخص جو خدا کو مانتا ہے۔ اقرار کرتا ہے کہ انسان خدا ہی کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کی ساری خوشیوں کی انتہا ساری راحتوں کی غایت اسی میں ہو سکتی ہے کہ وہ سارے کا سارا خدا ہی کا ہو جاوے اور جو تعلق الوہیّت اور عبودیّت میں ہونا چاہئے۔ یا یوں کہو کہ ہے۔ جب تک انسان اس کو مستحکم نہیں کرتا اور اسے حیز فعل میں نہیں لاتا۔ وہ سچی خوشحالی کو پا نہیں سکتا۔ انبیاء علیہم السلام کے آنے کی یہی غرض ہوتی ہے اور وہ اسی اہم مقصد کو لے کر آتے ہیں کہ وہ انسان کو یہ گمشدہ متاع واپس دینا چاہتے ہیں۔ جو عبودیّت اور الوہیّت کے درمیان رشتہ کی ہوتی ہے، مگر جب انسان خدا سے دور ہٹ جاتا ہے، تو وہ اپنے آپ کو اس محبت کی زنجیر سے الگ کر لیتا ہے جو خدا اور بندہ کے درمیان ہونی چاہئے اور یہ فعل انسان کا ہوتا ہے اور اس پر خدا کا یہ فعل ہوتا ہے کہ وہ بھی اس سے دور ہٹتا ہے۔ اور اسی بعد کے لحاظ سے انسانی قلب پر تاریکی کا ظہور ہوتا ہے۔ اور جس طرح آفتاب کی طرف سے دروازہ بند کرنے پر ظلمت اور تاریکی سے کمرہ بھر جاتا ہے۔ اسی طرح پر خدا سے منہ پھیرنے سے اندرونہ انسانی ظلمت سے بھرنے لگتا ہے اور جوں جوں وہ دور ہوتا جاتا ہے۔ ظلمت بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی ظلمت ہے جو جہنم کہلاتی ہے، کیونکہ اسی سے ایک عذاب پیدا ہوتا ہے۔ اب اس عذاب سے اگر بچنے کیلئے وہ یہ سعی کرتا ہے کہ ان اسباب کو جو خدا تعالیٰ سے بعد اور دوری کا موجب ہوئے ہیں چھوڑ دیتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ رجوع کرتا ہے اور جیسے کھڑکیوں کے کھول دینے سے گئی ہوئی روشنی واپس آکر تاریکی کو دور کر دیتی ہے۔ اسی طرح پر سعادت کا نور جو جاتا رہا تھا۔ وہ اسی انسان کو جو رجوع کرتا ہے پھر دیا جاتا ہے اور وہ اس سے پورا مستفید ہونے لگتا ہے۔

اور توبہ کی یہی حقیقت ہے جس کی نظیر ہم قانونِ قدرت میں صاف مشاہدہ کرتے ہیں۔ ایک بات یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ نبیوں کے زمانہ میں جو قوموں پر عذاب آتے ہیں۔ جیسے لوطؑ کی قوم پر یا یہودیوں کو بخت نصر یا طیطس رومی کے ذریعہ تباہ کیا گیا، تو ان عذابوں کا موجب محض اختلاف نہیں ہوتا، بلکہ ان کے عذابوں اور دکھوں کا موجب وہ شرارتیں اور شوخیاں اور تکلیفیں ہوتی ہیں، جو وہ نبیوں سے کرتے اور انہیں پہنچاتے ہیں۔ آخر ان کی شرارتیں اُن پر ہی لوٹ کر پڑتی ہیں اور انہیں تباہ اور ہلاک کر دیتی ہیں۔ جس طرح پر سیاست اور ملک داری کے اُصولوں کی تہ میں یہ بات رکھی ہوئی ہے کہ امنِ عامہ میں خلل انداز ہونے والوں کو وہ چور ہوں یا ڈاکو، باغی ہوں یا کسی اور جرم کے مجرم، محض اس لئے سزا دی جاتی ہے۔ تا آئندہ کیلئے امن ہو اور دوسروں کو اس سے عبرت۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ قانون رکھا ہوا ہے کہ وہ شریروں اور سرکشوں کو جو اس کے حدود اور اوامر کی پرواہ نہیں کرتے سزا دیتا ہے تاکہ حد سے نہ بڑھ جائیں۔ جنہوں نے حد سے بڑھنا چاہا خدا نے وہیں انہیں تنبیہ کی۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سزا اور تنبیہ اس شخص کیلئے بھی جسے دی جاتی ہے اور دوسروں کے واسطے بھی جو عبرت کی نگاہ سے اُسے دیکھتے ہیں بطور رحمت ہے کیونکہ اگر سزا نہ دی جائے، تو امن اُٹھ جاتا اور انجام کار نتیجہ بہت ہی برا ہوتا۔ قانونِ قدرت پر نظر کرو۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ فطرت انسانی میں یہ بات رکھی ہوئی ہے اور اس فطرتی نقش ہی کی بناء پر قرآن نے یہ فرمایا ہے ولکم فی القصاص حیوۃ یااولی الالباب (البقرہ: ۱۸) یعنی تمہارے تمدن کے قیام کیلئے قصاص کا ہونا ضروری ہے۔ اگر افعال کے کچھ نتائج ہی نہیں ہوتے، تو وہ افعال کیا ہوئے اور ان سے کیا غرض مقصود ہوتی؟ غرض ضروری اور واقعی طور پر یہ سزائیں نہیں ہیں جو یہاں دی جاتی ہیں۔ بلکہ یہ ایک ظل ہیں اصل سزاؤں کا اور اُن کی غرض ہے عبرت۔

دوسرے عالم کے مقاصد اور ہیں اور وہ [illegible] ہیں۔ وہاں تو من یعمل مثقال ذرۃٍ شرا یرہ۔ (الزلزال: ۹) کا انعکاسی نمونہ لوگ دیکھ لیں گے اور انسان کو اپنے مخفی در مخفی گناہوں اور عزیمتوں کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ دنیا اور آخرت کی سزاؤں میں ایک بڑا فرق یہ ہے کہ دنیا کی سزائیں اَمن قائم کرنے اور عبرت کیلئے ہیں۔ اور آخرت کی سزائیں افعالِ انسانی کے آخری اور انتہائی نتائج ہیں۔ وہاں اُسے ضرور سزا ملنی ٹھہری کیونکہ اُس نے زہر کھائی ہوئی ہے اور یہ ممکن نہیں کہ بدوں تریاق وہ اُس زہر کے اثر سے محفوظ رہ سکے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۶-۱۸)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

آزادی ہند اور جماعت احمدیہ

.............(11).............

گزشتہ گفتگو میں ہم جنگ عظیم دوم کے دوران جماعت احمدیہ کی آزادی ہند کیلئے سنہری خدمات کا تذکرہ کر رہے تھے۔ان خدمات میں جنگ کے اختتام کے سال یعنی ۱۹۴۵ء میں بے حد اضافہ ہوا جنگ عظیم دوم تو اگست ۱۹۴۵ء کو ختم ہوئی تھی لیکن چونکہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بتادیا تھا کہ ۱۹۴۵ء میں جنگ ختم ہو جائے گی۔اس اعتبار سے آپ نے ۱۹۴۵ء کے سال کے شروع سے ہی جنگ آزادی کے جہاد میں ایک شدت پیدا فرمادی تھی۔اس کے لئے آپ نے قادیان دارالامان کی مسجد اقصیٰ میں ۱۲ر جنوری ۱۹۴۵ء کو ایک عظیم الشان تاریخی خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔جس کا عنوان روزنامہ الفضل نے یوں لگایا۔

(۱)"وقت آگیا ہے کہ ہندوستان اور انگلستان آپس میں صلح کریں۔ ۲۔ ہندوستان کی مختلف قوموں کو بھی آپس میں جلد متحد ہو جانا چاہئے"نیز اخبار الفضل کے اسی شمارہ کی پیشانی پر جلی لکھا گیا کہ "حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے انگلستان اور ہندوستان کو پیغام صلح(خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں)"۔

گویا یہ اسی"پیغام صلح"کی وضاحت تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۸ء میں ہندوستان کی تمام قوموں کو دیا تھا اور جسے ۳۷ سال بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے یوں دہرایا تھا۔

"اے انگلستان تیرا فائدہ ہندوستان سے صلح کرنے میں ہے خدا تعالیٰ کا منشاء یہی ہے کہ تم دونوں(یعنی ہندوستان وانگلستان)مل کر کام کرو۔دونوں مل کر دنیا میں صحیح آزادی کو قائم کرو"۔

(الفضل ۱۷ر جنوری ۴۵ صفحہ ۲)

پھر فرمایا۔

"میں پھر یہ آواز اٹھاتا ہوں کہ انگلستان اور ہندوستان اپنے اختلافات بھلا کر آپس میں جلد از جلد صلح کرلیں۔یہ صحیح ہے کہ ہماری جماعت کو سیاست سے کوئی واسطہ نہیں ہے مگر یہ بات جو میں اب کہنے لگا ہوں سیاسی نہیں بلکہ اخلاقی ہے اور دنیا میں صلح اور امن کی بنیادوں کے قائم ہونے کا موجب ہے دنیا میں صلح کی سکیم اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک کہ ہندوستان کی مختلف قومیں آپس میں صلح نہ کرلیں اگر انگلستان ہندوستان سے صلح کرنا بھی چاہے تو موجودہ صورت میں کس سے کرے"۔

(ایضاً صفحہ ۳)

پھر آپ نے ہندوستان کی مختلف سیاسی پارٹیوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ۔

"ہندوستان کی مختلف قومیں آپس میں صلح کریں۔مسلمان ہندو۔کانگریس و مسلم لیگ اور دوسری سیاسی پارٹیاں پہلے آپس میں صلح کریں موجودہ حالات میں ہندوستان کی قوموں کے آپس میں اختلافات ایسی شدت پیدا کر چکے ہیں کہ دماغوں کو سکون نہیں اور جب صلح کے سوال پر غور کرنے کیلئے بیٹھتے ہیں تو غصہ میں آجاتے ہیں اور صلح کی بجائے طعن و تشنیع پر اتر آتے ہیں"۔

(ایضاً صفحہ ۴)

حصول آزادی کے دن جوں جوں قریب آتے جاتے تھے حضور کے دل میں اس بات کی شدید تڑپ پیدا ہوتی تھی کہ کسی طرح ہندوستان کی سب قومیں ایک ہو جائیں آپ ہمیشہ اس خطرہ سے بے چین رہتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہندوستانی قوموں کی نااتفاقی کی وجہ سے ہم حصول آزادی کے حسین خواب کو عملی جامہ نہ پہنا سکیں چنانچہ آپ نے نہایت درد بھرے دل سے فرمایا۔

"اگر ہندوستان کو ایک ہاتھ قرار دیا جائے تو اس کی انگلیاں ٹوٹی ہوئی ہیں۔

ہندو مسلمان۔سکھ۔عیسائی اور دوسری قومیں اس ہاتھ کی انگلیاں ہیں۔جو ٹوٹی ہوئی ہیں اور تم کسی چیز کو انگلیوں کے بغیر پکڑ نہیں سکتے۔انگلیوں پر بغیر کسی دوسرے کی مدد سے تم کسی چیز پر بوجھ تو ڈال سکتے ہو مگر کسی چیز کو پکڑ نہیں سکتے۔

پکڑنا اور گرفت کرنا انگلیوں کے بغیر ممکن نہیں۔جب تک تمام انگلیاں ہتھیلی کے

ساتھ جڑ نہ جائیں۔اس ملک کو وہ عظیم الشان کامیابیاں حاصل نہیں ہو سکتیں۔جو سامنے دکھائی دے رہی ہیں اور صرف ہاتھ بڑھانے سے حاصل ہو سکتی ہیں۔اس وقت ہندوستان میں جو سیاسی فساد پھیلا ہوا ہے وہ ہم پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔گو ہماری جماعت سیاسی جماعت نہیں ہے اس وقت پنجاب میں ہندو مسلم اختلافات کے علاوہ مسلمانوں میں آپس میں بھی اختلافات ہیں۔مسلم لیگ اور زمیندارہ لیگ کا ایک نیا جھگڑا شروع ہو گیا ہے۔گویا پہلے جو اختلافات تھے وہ کافی نہ تھے۔اتحاد کا جامہ جتنا چاک تھا۔اب اس کی دھجیاں اور بھی اڑائی جارہی ہیں۔وہ دھجیاں ہماری تسلی کا موجب نہیں ہو سکتیں تھیں۔جب تک کہ جامہ کی تار تار الگ نہ ہو جائے اور اتحاد کے سوت کا ہر دھاگا علیحدہ علیحدہ نہ ہو جائے۔اس وقت تک چین نہیں آسکتا تھا۔زمانہ تو یہ تھا کہ ہندو مسلمان اور دوسری قومیں بھی ایک دوسرے سے صلح کر لیتیں مگر ہو یہ رہا ہے کہ مسلمان مسلمان آپس میں لڑ رہے ہیں اور اسی طرح خواہ اوپر سے نظر نہ آئے۔ہندو ہندو بھی آپس میں پھٹ رہے ہیں۔اور اتحاد کی طرف قدم اٹھانے کے بجائے اختلافات کو بڑھایا جارہا ہے"۔ (روزنامہ الفضل ۱۷ر جنوری ۱۹۴۵ء صفحہ ۴)

حضرت امام جماعت احمدیہ کو جب اللہ تعالیٰ نے جنگ عظیم کے خاتمہ کی خبر دے دی تو آپ نے ۱۲ر جنوری کے خطبہ میں جہاں برطانوی حکومت کو ہندوستان کی آزادی اور ہندوستان سے صلح کرنے کی نصیحت فرمائی اور ہندوستان کی سیاسی پارٹیوں کے تمام لیڈروں کو باہم متفق و متحد ہو کر آزادی حاصل کرنے کی تلقین کی وہیں آپ نے ہندوستان کے تمام احمدیوں بالخصوص جماعت کے دانشوروں مبلغین اور کارکنان کو بھی یہ نصیحت فرمائی کہ وہ آپ کی اس آواز کو جہاں تک ہو سکے ہندوستان وانگلستان میں پھیلانے کی کوشش کریں چنانچہ حضور نے اس تعلق میں فرمایا۔

"ہماری جماعت ہندوستان میں بھی ہے پنجاب کے اضلاع میں بھی کثرت سے ہے سندھ میں بھی ہے۔صوبہ سرحد میں بھی ہے۔یوپی بہار۔سی پی بمبئی مدراس میں بھی ہے۔اڑیسہ میں بھی ہے۔بنگال میں بھی ہے اور آسام میں بھی ہے۔مختلف ریاستوں میں بھی ہے۔کسی میں کم اور کسی میں زیادہ اور میری آواز کا اثر اگر غیروں پر نہیں ہو سکتا۔تو اپنی جماعت کے لوگوں پر تو ہو سکتا ہے اور جب جماعت کے لوگ ہر ملک کے مختلف صوبوں اور ریاستوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔اگر دیانتداری سے اپنے فرض بیعت کو ادا کرنے والے ہوں۔اگر ان کے تعلقات مخلصانہ ہوں اور وہ وہی آواز دہرائیں۔جو میرے مونہہ سے نکلے۔تو وہ آواز یقیناً لاکھوں انسانوں سے گزر کر کروڑوں کے کانوں تک پہونچ سکتی ہے۔پھر ہمارے مبلغ اور ہماری جماعت انگلستان میں بھی ہے اور یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ میں بھی مبلغ اور جماعت ہے جنوبی امریکہ میں مبلغ بھی اور جماعت بھی ہے۔فلسطین میں بھی ہیں شام میں بھی اور مصر میں بھی ہماری جماعت ہے عراق میں بھی جماعت ہے۔سوڈان میں بھی ہماری جماعت ہے۔مغربی افریقہ کے تین اہم ملکوں میں بھی ہے اور مشرقی افریقہ کے تین اہم ملکوں میں بھی جماعت ہے اور مختلف جزیروں میں بھی ہماری جماعتیں قائم ہیں اور اگر یہ مبلغ اور یہ جماعتیں اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا کرنے والے ہوں تو میری آواز دنیا کے ہر ملک میں پہنچ سکتی ہے۔مبلغ دراصل امام کا لاؤڈ سپیکر ہوتا ہے۔جس طرح میری یہ آواز دور دور بیٹھے ہوئے لوگوں تک یوں تو نہیں پہنچ سکتی۔مگر یہ آلہ پہنچا دیتا ہے۔اسی طرح مبلغ بھی امام کی آواز کو ان لوگوں تک پہنچانے والا ہوتا ہے۔جن تک وہ براہ راست نہیں پہنچ سکتی۔اور اگر ہمارے مبلغ اپنے فرض کو سمجھیں اور یہ محسوس کریں کہ مبلغ ہونے کی حیثیت سے ہم پر یہ ذمہ داری ہے۔کہ امام جماعت کے منہ سے جو الفاظ نکلیں۔ان کو ہر چھوٹے بڑے تک پہنچادیں۔اور اس میں زیادہ سے زیادہ اثر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔تو میری آواز کا ہر جگہ پہنچنا آسان ہو جاتا ہے۔

وقت آگیا ہے کہ انگلستان۔برٹش امپائر کے دوسرے ممالک بالخصوص ہندوستان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ میل جول رکھنے اور اس کے ساتھ صلح کرنے کیلئے پرانے جھگڑوں کو بھلادے اور دونوں مل کر دنیا میں آئندہ ترقیات اور امن کی بنیادوں کو مضبوط کریں"۔ (روزنامہ الفضل قادیان ۱۷ر جنوری ۱۹۴۵ء صفحہ ۱۔صفحہ ۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ۱۲ر جنوری ۴۵ء کا خطبہ جمعہ جب احباب جماعت احمدیہ تک پہنچا تو اس خطبے کے بعد جماعت کی ساری مشینری ہندوستان کی آزادی کے عظیم کام اور اس سنہری خدمت پر مامور ہوگئی۔کیا احمدی سیاستدان کیا احمدی مبلغین کیا احمدی شعراء کیا احمدی اخبار اور رسالے اور کیا دوسرے ملکوں میں بسنے والے احمدی اور کیا ہندوستان کے تمام احمدی سب ہی نے آزادی ہند کی خاطر اپنے آپ کو وقف!

(باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں)

٭جنگ عظیم دوم کے اختتام سے قریباً ڈھائی سال قبل حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی کا فرمان الفضل ۲ر دسمبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۶ میں یوں درج ہے۔

"میرا اپنا خیال بعض پیشگوئیوں کے مطابق یہی ہے کہ ۱۹۴۴ء میں جنگ ختم ہو جائے گی۔۔۔یہ بھی ممکن ہے کہ ۱۹۴۵ء میں بھی چند ماہ تک یہ جنگ چلی جائے۔

خطبہ جمعہ

متقین کا امام بننے کے لئے دعا کریں
اور متقین کا امام بننے کے لئے کوشش کریں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ یکم اگست ۱۹۹۷ء بمطابق یکم ظہور ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –
الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–
قل انّی امرت ان اعبد الله مخلصاً لّه الدّين– و امرت لان اكون اوّل المسلمين–
قل انّی اخاف ان عصيت ربّی عذاب يومٍ عظيم– قل الله اعبد مخلصاً لّه دينی–
فاعبدوا ما شئتم مّن دونه قل انّ الخٰسرين الّذين خسروآ انفسهم و اهليهم يوم القيٰمة
الا ذٰلك هو الخسران المبين–

(سورہ الزمر آیات ۱۲ تا ۱۶)

﴿قل انّی امرت ان اعبد الله مخلصاً لّه الدّين﴾ تو کہہ دے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے ﴿و امرت لان اكون اوّل المسلمين﴾ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلمان ہونے کے لحاظ سے پہلا مسلمان ہوں۔ ان دو آیات کو اکٹھا پڑھنے سے ایک بات قطعی طور پر ثابت ہوتی ہے کہ دین کو خدا کے لئے خالص کرنا یہ اسلام ہے اور بہترین مسلمان وہی ہے یا سب سے پہلا مسلمان وہی ہے جو دین کو اللہ کے لئے خالص کر دے۔ اس لئے ہمیں مسلمان بننے کے لئے ضروری ہے کہ اس پہلو سے ان آیات پر عمل کریں۔ اگر اس پہلو سے ان آیات پر غور کریں تو پھر دنیا کے مسلمان کہنے یا نہ مسلمان کہنے کا جھگڑا ہی ختم ہو جاتا ہے۔ ایک ہی حکم ہے کہ دین کو خدا کے لئے خالص کرو۔ **جو بھی دین کو خدا کے لئے خالص کرے گا خدا کی نظر میں وہی مسلمان ہے اور جتنا خالص کرے گا اتنا ہی اس کی مسلمانی کا مقام بڑھتا رہے گا۔**

سب سے پہلے تو لفظ دین ہے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دین سے کیا مراد ہے ﴿قل انّی امرت ان اعبد الله مخلصاً لّه الدّين﴾ عام طور پر تراجم میں لفظ اطاعت ملے گا لیکن لفظ اطاعت معنیٰ درست ہونے کے باوجود اس دین کے لفظ کی اصلیت میں شامل نہیں ہے۔ اس موقع پر، اس محل پر اطاعت کا مضمون ہی ہے جو پیش نظر ہے اور یہ کیسے ہے اور دین کا اصل معنیٰ کیا ہے اس سلسلے میں قرآن کے حوالے سے میں آپ کے سامنے چند امور رکھتا ہوں۔ قرآن کریم دین سے مراد مسلک لیتا ہے اور مسلک کا الٰہی مسلک ہونا لازم نہیں۔ کوئی بھی مسلک ہو جس پر چلنے پر انسان پابند ہو اس کو قرآن کریم دین کہتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں دین الملک کا حوالہ دیتا ہے ﴿ما كان لياخذ اخاه فی دين الملك﴾ حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ طاقت نہیں تھی یا اس بات کے مجاز نہیں تھے کہ وہ بادشاہ کے دین میں اپنے بھائی کو اپنے پاس رکھ سکیں۔ اب صاف پتہ چلا کہ وہاں بادشاہ کے دین سے مراد مذہب ہرگز نہیں بلکہ قانون ہے ملک کا۔ اور وہ قانون جس پر چلنا لازم ہو وہی مسلک ہے جس کو قرآن کریم دین کے حوالے سے یاد کرتا ہے۔

تو ہر وہ مسلک جو قانون سازی کے نتیجے میں انسان اپنا لے اس کو بھی دین کہیں گے۔ ہر وہ مسلک جو جابر ملک پر ٹھونس دے جس پر چلنا سب کے لئے ضروری ہو اس کو بھی دین کہیں گے۔ اور وہ مسلک جو اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے پیدا کیا ہے اس کو بھی دین کہتے ہیں۔ اس مسلک میں طوعاً بھی شامل ہے اور کرہاً بھی شامل ہے۔ ﴿لا اكراه فی الدين﴾ کے اور معنے ہیں وہاں دین خدا کے نام پر، خدا کے بتائے ہوئے مسلک پر چلنے کو کہا گیا ہے۔ لیکن دین انسانی فطرت بھی ہے اور وہاں طوعاً کی کوئی بحث نہیں ہوتی۔ ہر وہ چیز جو فطرت میں گوندھی ہوئی ہے جس کے مطابق فطرت کو لازماً چلنا ہے وہ دین جو ہے وہ تو جانوروں کا بھی ایک دین ہے ہر چیز جو زندگی رکھتی ہے اس کا ایک دین ہے۔ یعنی اس کے اندر جو خدا تعالیٰ نے صفات ودیعت کر دی ہیں جن پر چلنا اس کے لئے لازم ہے یہ دین کہلاتا ہے اور انسان کے تعلق میں دین کہلاتا ہے کیونکہ باقی جانوروں سے پوچھ گچھ نہیں ہے اور ان کا اپنے اپنے مسالک پر چلنا ایک طبعی امر ہے۔

لیکن انسان کو دو حصے دین کے ملے ہوئے ہیں ایک وہ دین جو اس کی فطرت میں گوندھا گیا ہے اس دین میں سے کچھ ایسا ہے جس پر اس کا چلنا لازم ہے وہ اس سے ہٹ سکتا ہی نہیں۔ کچھ ایسا ہے جس سے وہ ہٹ سکتا ہے اور اس ہٹنے والے حصے کا تعلق شریعت سے بھی ہے کیونکہ قرآن کریم دین کے اس تعلق میں بیان فرماتا ہے ﴿فطرة الله التی فطر النّاس عليها﴾ یہاں جو فطرت ہے اسی کا نام قرآن کریم دین بھی رکھتا ہے۔ وہ دین ہے جس پہ خدا تعالیٰ نے انسان کو چلایا ہے ﴿فطرة الله التی فطر الناس عليها﴾ میں یہ وہ دین ہے جو انسان کی فطرت میں داخل کر دیا گیا ہے۔ یہ باتیں اس لئے سمجھانی ضروری ہیں جب میں آگے مضمون کو بڑھاؤں گا تو آپ سمجھیں گے کہ ان کا آپس کا ایک تعلق ہے۔

فطرت میں جب خدا تعالیٰ نے جس کو دین فطرت کہا ہے دین اللہ، اللہ تعالیٰ اس کو فرماتا ہے اس میں انسان کے اندر ایک ایسا دین ہے جو اندر سے بولتا اندر سے اس کو بتاتا ہے اور اس کی آواز پر کان دھرنا اس کا اختیار انسان کو دیا گیا ہے۔ فطرت جب بھی بولے گی سچ بولے گی، فطرت کبھی بھی یہ تقاضا نہیں کرے گی کہ تم غلط رستے پہ چلو اگرچہ بظاہر یہ تقاضا دل سے پیدا ہوتا ہے مگر وہ دین اللہ نہیں ہے، وہ فطرت نہیں ہے۔ میں نے اس کی مثال آپ کے سامنے رکھی، کئی دفعہ رکھی اور یہ سمجھایا کہ ہر انسان اپنی فطرت کے مطابق یہ سمجھتا ہے، فطرت کی آواز ہے کہ فلاں کا مال غصب کر لو وہ اندر سے آواز اٹھتی ہے جو دین اللہ نہیں ہے۔ دین اللہ کی پہچان یہ ہے کہ ہر انسان پر برابر اطلاق پاتا ہے اس کے اندر Universality ہے۔

چنانچہ ایک شخص اپنے متعلق جب اس کا حق غصب کیا جا رہا ہو شدید غم و غصے کا اظہار کرے گا جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ دین کی آواز نہیں ہے فطرت کی آواز یونیورسل ہو گی کیونکہ اللہ تعالیٰ یونیورسل ہے اس نے تمام انسانوں کو ایک یونیورسل قانون کے مطابق جو بین الاقوامی، عالمی قانون ہے اس کے مطابق پیدا کیا ہے تو دین اس مسلک کو کہتے ہیں جس پر آپ کو چلنے پر مجبور کر دیا گیا ہو۔ یعنی اندر کی آواز ہمیشہ وہی رہے گی جو سچ دین کی آواز ہے۔ دین دنیا کے بنائے ہوئے قوانین کو بھی کہتے ہیں یا بادشاہوں کے جاری کردہ قوانین کو بھی کہتے ہیں اگر آپ ان پر چلیں گے تو آپ دین کی متابعت کریں گے اور ان پر چلنے میں کچھ مجبوری بھی داخل ہے۔

اللہ جو دین بناتا ہے جس کو ہم شریعت کہتے ہیں وہ بھی دین کہلاتی ہے مگر اس میں مجبوری نہیں یہ وہ مقام ہے جہاں ﴿ لآ اكراه فی الدين﴾ کا اطلاق ہو رہا ہے۔ دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں حالانکہ فطرت جو بنائی گئی ہے وہ جبر یہ ہے ایک قسم کی، کوئی انسان اپنی فطرت سے ہٹ سکتا ہی نہیں۔ بڑے سے بڑا قاتل، مجرم، بڑے سے بڑا گنہگار بھی اپنے نفس میں ڈوب کے دیکھے تو اس کو فطرت کی وہی آواز دکھائی دے گی جس کی میں نے مثال دی ہے کہ غیروں کے اپنے ساتھ معاملے میں ان کی فطرت اٹھ کھڑی ہو گی، بتائے گی کہ اصل قانون کیا ہے۔ لیکن وہ دین جو انسان کو خدا تعالیٰ نے شریعت کے طور پر دیا ہے اس کے متعلق خدا

تعالیٰ فرماتا ہے اس میں جبر نہیں ہے لیکن مسلک کا اپنا ایک جبر ہے اور وہ جبر ہے جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں- جو مسلک درست ہو اس سے ہٹنے کا نقصان ضرور پہنچتا ہے پس مسلک اپنے اندر خود ایک جبر رکھتا ہے جب آپ کہتے ہیں ﴿ لآ اکراہ فی الدین﴾ تو دنیا میں اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہا جائے کہ جو چاہے آگ میں ہاتھ ڈال دے جو چاہے نہ ڈالے مگر آگ میں ہاتھ ڈالنا فطرت کے خلاف ہے آگ میں ہاتھ ڈالو گے اجازت تو ہوگی مگر ہاتھ ضرور جلے گا- پس دین میں ایک اندرونی جبریت پائی جاتی ہے جو "لآ اکراہ" کہنے کے باوجود نہیں ہٹتی- چنانچہ قرآن کریم نے اس کے معابعد جو مضمون بیان فرمایا وہ یہی ہے کہ پھر تم اپنے کئے کا نقصان اٹھاؤ گے - اگر غلط کرو گے اس کا نقصان تمہیں پہنچے گا- اگر صحیح کرو گے تو اس کا فائدہ تمہیں پہنچے گا- پس اس پہلو سے لفظ دین کو آپ کو سمجھنا چاہئے یہ سارے معانی اپنے اندر رکھتا ہے-

اب اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿قل انّی امرت ان اعبد اللہ مخلصاً لہ الدّین﴾ اے محمد رسول اللہ ﷺ یہ اعلان کردے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں ﴿مخلصاً لہ الدّین﴾ اب یہاں "الدّین" کے سارے معانی ہیں- بادشاہ کا دین بھی ہو سکتا ہے، ملک کا دین بھی ہو سکتا ہے ہر قسم کے دین دنیا میں موجود ہیں یہاں تک کہ مشرک کے مسلک کو بھی قرآن کریم دین ہی قرار دیتا ہے ﴿لکم دینکم ولی دین﴾- مشرکوں کو مخاطب کرتے ہوئے جو اللہ کے سوا بتوں کی عبادت کرتے ہیں قرآن کریم فرماتا ہے ﴿لکم دینکم ولی دین﴾- صاف پتہ چلا کہ دین کا معنی صرف مذہب لینا درست نہیں ہے یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ قوانین کو محض دین نہیں کہا جا سکتا- بادشاہوں کی طرف سے بھی بیان کئے جاتے ہیں- مذہبی دنیا میں بت گروں کے قوانین ہیں، بت پوجنے والوں کے قوانین ہیں وغیرہ وغیرہ لیکن دین مسلک کا نام ہے جو بھی انسان مسلک اختیار کرے اسے دین کہیں گے-

یہاں فرمایا ﴿قل انّی امرت ان اعبد اللہ مخلصاً لہ الدّین﴾ کہ میں اپنے دین کو اس کے لئے مخلص کروں گا تو عبادت ہوگی ورنہ نہیں ہوگی- اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان ساری زندگی میں جو بھی چلتا پھرتا، اٹھتا بیٹھتا، جو بھی مسلک اختیار کرتا ہے وہ اگر اللہ کے لئے خالص ہوگا تو اسی حد تک اس کی عبادت خالص ہوگی جتنا اس سے ہٹے گا اس کی عبادت اس سے ہٹ جائے گی- تو عبادت صرف نماز پڑھنے کا نام نہیں ہے بلکہ ساری زندگی نماز کے قبلے کے مطابق ڈھلنی چاہئے- یہ مضمون ہے جو اس آیت کریمہ میں خصوصیت سے بیان ہوا ہے- آپ نماز قبلے کی طرف پڑھیں، سجدے خدا کو کریں اور باقی ساری زندگی کا رخ مختلف ہو تو یہ ﴿مخلصاً لہ الدّین﴾ میں نہیں آئے گا- تمہارا سارا مسلک، تمہارا اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا سب کچھ اگر خدا کے لئے خالص ہوگا تو پھر یہ عبادت ہے ورنہ عبادت نہیں ہے-

A.S. BINNING
Import - Export, Textil - Großhandel
Inh.: Avtar Singh Binning
Lager
Frankenstraße 10 - 20097 Hamburg
(S-Bahn Hammerbrook)
Telefon 040 / 236 95 79 + 23 38 39
Fax 040 / 236 95 80 Tel. privat 040 / 299 53 34

C.K ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOOD FURNITURE
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)

GURANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

پس جس عبادت کے قیام کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں اس کا تعلق صرف نمازیں قائم کرنے سے نہیں بلکہ ساری زندگی کو قبلہ رخ کرنے کا نام عبادت ہے- تمام زندگی کو اللہ کے لئے خالص کر دینا اس میں روزمرہ زندگی کا اٹھنا بیٹھنا، عورتوں سے سلوک، بچوں سے سلوک، بڑوں سے سلوک، عورتوں کا خاوندوں سے سلوک، ایک دوسرے سے سلوک، لین دین کے معاملات یہ سارے دین ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو مخلص کرنا ہوگا کس کے لئے؟ اللہ کے لئے- پس ساری زندگی کا ہر فعل اگر خدا کے لئے خالص ہو جاتا ہے تو یہ عبادت ہے اور ساری زندگی عبادت میں ڈھل جاتی ہے پھر ایسے موقع پر آکر عبادت میں اور دین میں اور انسان کے رہن سہن میں کوئی بھی فرق نہیں رہتا- اس وجہ سے آنحضرت ﷺ کو فرمایا گیا ﴿و أمرت لان اکون اول المسلمین﴾ تو یہ بھی اعلان کردے کہ اس تعریف کی رو سے میں پہلا مسلمان ہوں-

پہلے مسلمان کا ایک معنی تو یہ ہے کہ اسلام میں سب سے اول درجے کا مقام اور مرتبہ حاصل کرنے والا- دوسرا اگر وقت کے لحاظ سے، زمانے کے لحاظ سے بھی پہلا کہا جائے تو یہ بھی غلط نہ ہوگا اگرچہ اس سے پہلے تمام انبیاء اپنی عبادت کو خدا کے لئے خالص کرتے تھے اور ان کا دین خدا کے لئے ہوتا تھا مگر جس طرح حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی ذات کو اس کے ہر پہلو میں خدا کے لئے خالص کیا ہے ویسا پہلے نبیوں کا کہیں ذکر نہیں ملتا- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ سب نبی پاک ہیں اس میں کوئی شک نہیں مگر سب سے اوپر، سب سے بالا مقام احمد ہے- وہ پاکی میں اور خلوص میں سب نبیوں سے آگے بڑھے تو گویا پہلی دفعہ عبادت دنیا میں اس وقت ہوئی جب محمد رسول اللہ تشریف لائے یہ 'گویا' کے ساتھ ہے یعنی عبادت کا یہ معنی اپنے درجہ کمال کو پہنچا کہ اول المسلمین پیدا ہو گیا-

ہم نے اس اول المسلمین کی اطاعت کا جوا اپنے کندھوں پر ڈالا ہے اس اول المسلمین کے پیچھے چل کر دنیا کو عبادت کے گر سکھانے ہیں یعنی اپنی ساری زندگی کو پھر اللہ کے لئے خالص کر لینا ہے پھر ہماری عبادتیں خدا کی عبادتیں ہوں گی ورنہ نماز میں رہتے ہوئے بھی خدا کے حضور سر جھکانا اور سر تسلیم خم کرنا یہاں تک کہ سجدہ ریز ہو جانا اگر نماز سے نکل کے دوسروں کے لئے اسی طرح سر جھکایا جائے اور دوسروں کی اطاعت میں انسان داخل ہو جائے تو بیک وقت دو بادشاہوں کی اطاعتیں نہیں چلا کرتیں ایک ہی حکومت ہے صرف اللہ کی اور اس حکومت میں یہ حکم ہے سب کو کہ جب بھی خدا کی مرضی سے ٹکرائے ﴿مخلصاً لہ الدّین﴾ تم اس مرضی کو خدا کے لئے مخلص کر دو تب تمہاری عبادت، عبادت ہے ورنہ وہ عبادت، عبادت نہیں ہے-

یہ عبادت کا مفہوم جو میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے بہت ہی مشکل ہے اور اتنا مشکل ہے کہ انسان اگر اپنی عبادت پر غور کرے تو اس کی کوئی عبادت بھی عبادت دکھائی نہیں دے گی- میں اپنے سمیت آپ سب کو مخاطب کر کے خدا کے حضور یہ حقیقتِ حال عرض کر رہا ہوں کہ نہ میری عبادت کوئی عبادت ہے نہ آپ کی عبادت کوئی عبادت ہے ان معنوں میں جن معنوں میں یہ آیت کریمہ عبادت کی طرف بلا رہی ہے- ہزار دنیا کی دلچسپیاں ہیں ہزار ایسے کام ہیں جن میں مبتلا رہے ہیں اور رہتے ہیں، کوشش کے باوجود مبتلا ہو جاتے ہیں جن کا آخری مقصود اللہ نہیں رہتا- وہ اپنی ذات میں معصوم باتیں بھی ہوں تب بھی خالصۃً للہ نہیں کی گئیں مثلاً آپ کھانا کھاتے ہیں اپنی مرضی کے اچھے سے اچھے کھانے کھائیں اور پکائیں اچھے سے اچھا پہنیں یہ جائز ہے اس کو شرک نہیں کہتے مگر خالصۃً للہ نہیں ہے، ﴿ مخلصاً لہ الدین﴾ میں داخل نہیں ہے-

آنحضرت ﷺ اس مضمون میں بھی تمام بنی نوع انسان میں ہر فرد سے بڑھ گئے کہ آپ کا کھانا پینا بھی خالصۃً رضائے باری تعالیٰ کے تابع ہو گیا، اٹھنا بیٹھنا، آپؐ کی لذتیں رضائے باری تعالیٰ کے تابع ہو گئیں تھیں آپؐ کے ازدواجی تعلقات بھی اللہ کی رضا کے تابع ہو گئے تھے- کوئی ایک پہلو بھی نہیں تھا جو آنحضرت ﷺ کا انسان کی حیثیت سے رونما ہوا ہو اور وہ خدا کی خاطر نہ ہو- آنحضرت ﷺ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بے حد محبت تھی لیکن اس بات کا اندازہ کہ وہ محبت للہ تھی اس سے ہوگا کہ آپ کی محبت کے نتیجے میں خدا اور قریب آجاتا تھا، دور نہیں ہٹتا تھا- چنانچہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے کسی اور بیوی کے بستر پر الہام نہیں ہوئے وحی نہیں ہوئی سوائے عائشہ کے- اگر آپ کا دل عائشہ کی خاطر عائشہ میں اٹکا ہوتا تو ہرگز خدا کا، یہ اوپر جھک جانا رحمت باری کا اور اس طرح وحی کا وہاں جاری ہو جانا یہ

ممکن ہی نہیں تھا۔

وہ باریکیاں جو آنحضرت ﷺ کے تعلقات کی باریکیاں ہیں ہم ان پر نظر نہیں رکھ سکتے ان کا اکثر حصہ ہمارے علم میں ہے ہی نہیں۔ حدیثوں نے اس قسم کے بعض اشارے ہمارے لئے محفوظ کر دیئے ہیں جیسا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کے اس بیان کے حوالے سے آپ کے سامنے رکھے۔ اندر کا وجود کیا تھا سوائے خدا کے کسی کو علم نہیں۔ یقین نہیں آتا کہ ایک انسان ایسی زندگی بھی بسر کر رہا ہے اس کا اپنا کوئی بھی پہلو اپنے لئے نہ ہو، نہ بیوی، نہ بچے، نہ کھانا، نہ پینا، نہ اٹھنا سب خدا کے لئے خالص ہو گیا۔ جب یہ خدا نے اعلان کروایا ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا اول المسلمین تم ہو۔ تم ہماری رضا کے تابع چلنے والے ہو تمہاری عبادات اب سب دنیا کے لئے عبادت کے نمونے بن جائے گی گویا آج پہلی دفعہ خدا کی عبادت کرنے والا ایک پیدا ہوا ہے جس کی ساری زندگی عبادت ہو چکی ہے۔ پس یہ وہ پہلو ہے جس کی طرف ہم نے اپنا دھیان رکھنا ہے۔

اب تبلیغی کام بہت آگے بڑھ رہے ہیں اور ساری دنیا میں پھیلتے چلے جا رہے ہیں سب قوموں پر محیط ہو رہے ہیں اگر ہم نے عبادت کا یہ مفہوم جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے اپنے سامنے نہ رکھا تو بھٹک جائیں گے اور سب سے بڑی فکر مجھے یہ ہے کہ تبلیغی نظام کے دنیا میں پھیلنے کے نتیجے میں ہماری توجہ عدد کی طرف نہ ہوتی چلی جائے۔ ایک طرف ہم عدد کی بات کرتے ہیں اس پہلو سے کہ اتنے آدمی خدا کے حضور جھکنے کے لئے ہم نے تیار کر لئے ہیں اور فخر ہے تو صرف اس پہلو سے فخر ہے تمیں لاکھ بندے خدا کے ایسے تھے جو پہلے خدا کے لئے، خدا کی طرف، خدا کی رضا کی خاطر جھکنا جانتے نہیں تھے احمدیت میں آکر انہوں نے اپنے آپ کو پیش کر دیا کہ جو چاہو ہم پر کام کرو ہم رضائے باری تعالیٰ کے لئے جھکنے کے لئے تمہارے حضور حاضر ہو گئے ہیں۔ یہ عددی برتری ہے کہ اتنی گردنیں خدا کے حضور حاضر ہو گئیں ورنہ جماعتی لحاظ سے تعداد بڑھانا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ہمیں اس میں کوئی دلچسپی نہیں۔

ابھی چند دن ہوئے کوریا کے نمائندے یہاں تشریف لائے ہوئے تھے ان سے گفتگو ہوئی وہاں ایک کورین خاتون ہیں جنہوں نے واقعۃً اسلام کو سچا سمجھ کر قبول کیا ہے اپنے خرچ پر یہاں تشریف لائیں مجھے مشورے دے رہی تھیں کہ کیا کیا ہم ہوشیاریاں کریں تو کوریا میں کثرت سے پھیل سکتے ہیں۔ جب وہ بات کر چکیں تو میں نے کہا جس طرح عیسائیت۔ انہوں نے کہا ہاں عیسائیت دیکھو کتنی پھیل گئی۔ لکھوکھہا انسان، ملینز (Millions) دیکھتے دیکھتے عیسائی بن گئے تو آپ بھی کچھ ان سے ملتی جلتی باتیں کریں۔ انہوں نے مدرسے بنائے اتنے، کوئی کالج ہسپتال بنائے، رفاہ عامہ کے یہ کام کئے اور اس کے نتیجے میں دیکھو ملینز عیسائی بن گئے۔ جب وہ بات ختم کر چکیں تو میں نے کہا ان ملین عیسائیوں میں کیا پاک تبدیلی آپ نے دیکھی ہے؟ کتنے ہیں جنہوں نے خدا کی خاطر دنیا کے مسلک چھوڑ دیئے؟ کتنے ہیں جو بہتر انسان بن گئے اور خدا کے سامنے سر جھکانے والے ہو گئے؟ کچھ دیر تک وہ خاتون سوچتی رہیں اور پھر ان کا جواب صفر نکلا کہ میرے علم میں کوئی نہیں۔ میں نے کہا یہ سیاست ہے یہ مذہب نہیں ہے یہ وہ دین ہے جس کو دین اللہ نہیں ہم کہہ سکتے اور ہمیں تو دین اللہ میں دلچسپی ہے۔ اس لئے اگر آپ اکیلی بھی کوریا میں احمدی مسلمان بن کر اپنے آپ کو خدا کے حضور جھکا دیں تو وہاں احمدیت کامیاب ہے اور عیسائیت ناکام ہے کیونکہ عیسائیت نے اگر مذہب لے کر وہاں پہنچی ہے تو مذہب میں دھوکہ دیا ہے۔ عیسائیت دراصل امریکہ کی سیاسی حیثیت کا ایک دوسرا چہرہ ہے۔ پس ان ملکوں میں جہاں عیسائیت پھیلے اور پھیلنے کے ساتھ تبدیلی کے تقاضے نہ کرے یہ شرط ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ دین ﴿مخلصاً له الدين﴾ ہے یا دنیا کے لئے مخلص ہونا ہے۔ ان سارے ممالک میں جہاں جہاں عیسائیت پھیل رہی ہے آپ یہ غور کریں کہ عیسائی ہونے والے کی پہلی زندگی اور عیسائیت کے بعد کی زندگی میں کوئی فرق نہیں پڑتا اور فرق نہ پڑنے پر گھبراتا کوئی نہیں۔ بے چین کوئی نہیں ہوتا، کسی کی نیندیں حرام نہیں ہوتیں کہ ہائے کیوں فرق نہیں پڑ رہا۔ نام عیسائیت کا رکھ لو پہلے کی ساری زندگی کو اسی طرح آگے بڑھا دو اور بے تبدیلی وہ زندگی آگے بڑھتی چلی جائے۔ شراب نوشی تو خیر حلال ہی سمجھی جاتی ہے ہر قسم کی بدکاری، بدی، اپنی عزتوں کو بیچنا، اپنے جسم کو بیچنا، مادہ پرستی کے لئے سب کام کرنا، یہ جو چاہیں کر لیں عالم عیسائیت میں کسی کا دل نہیں گھبرائے گا۔ کسی بڑے سے بڑے پادری یا کسی چھوٹے سے چھوٹے پادری کو یہ فکر لاحق نہیں ہوگی کہ ہم نے تو ان کی زندگی تبدیل کرنے کے لئے اللہ کے دین پر ڈالا تھا اور یہ دنیا کے دین پر اسی طرح جاری و ساری ہیں۔

میں نے انہیں بتایا کہ احمدیت میں خدا کے فضل سے ایک دل نہیں ایک دل کے تابع سینکڑوں ہزاروں دل ہیں جو غمگین ہو جاتے ہیں اگر آنے والے کے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہ ہو اگر وہ واقعۃً دین الملک کو چھوڑ کر دین اللہ میں داخل نہ ہو چکا ہو۔ دینِ ملک کو اسی حد تک اختیار کرے جس حد تک دین اللہ سے ٹکراتا نہیں ہے۔ جہاں وہ دین اللہ سے ٹکرائے وہاں اس کو چھوڑ دیا جائے۔ یہ عبادت کے خالص ہونے کا مفہوم سوائے احمدیت کے دنیا میں کہیں جاری ہوا ہی نہیں۔ اب کثرت سے ملاں لوگ اپنے مسلک سے لوگوں کو وابستہ کر رہے ہیں لیکن ان کے مسلک میں جو موجود ہیں فاسق، فاجر، زانی، شرابی، کبابی (کباب شراب کے ساتھ ملے تو گناہ ورنہ نہیں۔ ویسے جتنا مرضی کباب کھائیں آپ۔ تو شرابی کبابی محاورہ ہے) اور بچے چرانے والے، بچوں پہ ظلم کرنے والے، قتل کرنے والے، ہر وقت جھوٹ بولنے والے اور چوری اور سفاکی اور ڈاکے ان کا مسلک ہے اور یہ سمجھتے ہیں یہ سب دین اللہ پہ قائم ہیں۔ پس انہوں نے دین اللہ کی تعریف ہی بدل دی ہے۔ ﴿مخلصاً له الدين﴾ کی تعریف کے ساتھ ان لوگوں کو دیکھیں جو ان کے پیچھے کتنے مولوی ہیں جن کی راتوں کی نیند اڑ گئی ہے کہ ہمارے پیچھے چلنے والے فاسق فاجر ہیں۔

قرآن کریم نے اس بات کو امارت میں لازم قرار دیا ہے ﴿واجعلنا للمتقين اماماً﴾ دعا یہ کرو کہ اے خدا ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ اگر کروڑ ہا فاسق بھی ہوں تو ان کی امامت پر کوئی فخر نہیں وہ امامت تو ذلت کے لائق ہے وہ تو انسانیت کی تذلیل ہے اس امارت پر کون فخر کر سکتا ہے۔ لیکن جو متقیوں کا امیر ہو، متقیوں کا امام ہو اس کی دعا قبول ہو چکی ہو کہ ﴿واجعلنا للمتقين اماماً﴾ وہ ہے جو لوگوں میں سر اٹھا کے چلے گا اور خدا کے حضور سر جھکا کے چلے گا۔ اس میں ایک عزت نفس پیدا ہو جاتی ہے وہ جانتا ہے کہ میرے چلنے والوں میں خدا کے فضل سے کثرت سے متقی ہیں۔ ایسے متقی یہ مسلمان کہلانے والے دکھائیں کہاں ہیں۔ محمد رسول اللہ کا وہ دین جو قرآن نے بیان فرمایا ہے جو میں نے اس آیت میں آپ کے سامنے رکھا ہے اس دین پر چلنے والوں کے پیچھے کتنے ہیں۔ وہ آپ نہیں چلتے۔

مولویوں کا تو حال یہ ہے کہ پیسے پیسے کی خاطر لڑتے اور کثرت سے جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹ بلواتے ہیں۔ بولتے ہی نہیں بلکہ بلواتے ہیں اور قرآن کے نام پر جھوٹ بلواتے ہیں۔ یہ لطیفہ بھی ہے اور دردناک واقعہ بھی ہے جس طرح چاہیں اس کو آپ دیکھ لیں۔ یہاں جب میں جلسے سے واپس آیا ہوں تو ایک رسالے کے ایڈیٹر یا ایک اخبار کے ایڈیٹر کا ایک بیان ایک احمدی دوست کے سامنے جو انہوں نے دیا وہ میں آپ کو سناتا ہوں وہ کہتے ہیں ہمارے تقریباً چودہ ہزار کے مجمع سے ہو کر دو صاحب مولویوں کے جو So-called ختم نبوت کانفرنس ہے اس میں پہنچے وہاں دو سو آدمی تھے۔ ایڈیٹر صاحب کہتے ہیں کہ میں حیران رہ گیا۔ میں نے کہا یہ ہو کیا رہا ہے سب دنیا کو للکار رہے ہیں اور کہتے ہیں ہم عالم اسلام کے نمائندہ ہیں اتنی اشتہار بازی ان کے آنے جانے کے خرچ بھی برداشت کرنے کو تیار بیٹھے ہیں کھانے پینے کے متعلق کہہ دیا کہ ہم مفت دیں گے اور کل دو سو آدمی آئے۔ انہوں نے اٹھ کر مولوی صاحب سے سوال کیا میں نے احمدیوں کا جلسہ بھی دیکھا ہے وہاں تو یہ خال تھا اور یہاں میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں۔ آپ کے پیچھے کل عالم اسلام کی نمائندگی میں دو سو آدمی بیٹھے ہیں۔ تو مولوی صاحب کا جواب سن لیں۔ انہوں نے کہا کہ دیکھو اسلام میں ایک ایک آدمی دس دس پر حاوی ہے اور ایک ایک مومن سو سو پر بھی حاوی ہے تو سو سے ضرب دو، دو سو کو کتنا بنتا ہے بیس ہزار۔ اس نے کہا تم اخبار میں لکھو تمہارا اسلامی فرض ہے کہ تم اخبار میں یہ جھوٹ لکھو کہ میں دیکھ کے آیا ہوں وہاں بیس ہزار آدمی آئے تھے اس قدر جھوٹی کہانی۔ اسلام کا تمسخر اڑانے والے اور دین کو اس طرح مبالغہ آمیزی کے ساتھ خدا کی طرف غلط منسوب کرنے والے۔ قرآن کریم نے ایک کی دو پر برتری اور ایک کی دس پر برتری تو لکھی ہے مگر ایک کی دس پر لکھتے تو دو سو کے دو ہزار بنتے تھے اور وہ ہم سے بڑھتے نہیں تھے۔ انہوں نے قرآن بھی نیا بنایا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں اصل میں ایک کی سو پر برتری ہے۔ ہم جو مخلص لوگ ہیں صحابہ سے زیادہ شان کے لوگ ہیں ان بے چاروں کو تو خدا نے ایک پہ دس کا وعدہ کیا تھا ہم سے ایک اور سو کا کیا ہوا ہے پس آپ سو سے ضرب دیں پھر جا کے بیس ہزار بنے گا اور اخبار میں شائع کریں کہ ہم بیس ہزار آدمیوں کا مجمع دیکھ کر آئے ہیں۔ وہ بتا رہا تھا، وہ بے چارہ ایڈیٹر کہ میں کیا کروں کن لوگوں سے واسطہ پڑ گیا ہے مجھے۔ اگر نہ شائع کریں تو یہ ہماری دیواریں توڑیں گے، حملے کریں گے پھر اور شائع کریں تو

M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700087 ☎ 2457133

شریف جیولرز
پروپرائٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ ☎ 649-04524
روایتی زیورات
جدید فیشن کے ساتھ

ضمیر اجازت نہیں دیتا- انہوں نے غالبًا یہی لکھ دیا کہ بہت سے لوگ تھے دس سے زیادہ دو سو بہت سے ہوا کرتے ہیں تو اس لئے ﴿مخلصاً له الدّین﴾ کا جہاں تک تعلق ہے ان کے بڑے سے بڑے چوٹی کے راہنما بھی اس سے ناواقف ہیں ان کو علم ہی نہیں کہ اسلام کی تعریف کیا ہے- اسلام کی تعریف کے لحاظ سے یہ صرف اس آیت کریمہ کو اگر پڑھ لیں تو سارے لوگ یہ تمام کے تمام متقیوں کے امام جو بنے پھرتے ہیں یہ ائمہ بھی اور ان کے پیچھے چلنے والے سارے دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے- پس ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ یہ ہمیں کیا شمار کرتے ہیں-

آنحضرت ﷺ کے متعلق جب یہ فرمایا گیا اب تو اعلان کر سکتا ہے اول المسلمین کا تو ساتھ فرمایا ﴿قل انّی اخاف ان عصیت ربّی عذاب یومٍ عظیم﴾- ﴿مخلصاً له الدّین﴾ کا مطلب یہ ہے کہ خدا کے مقابل پر کسی کی بات ماننا بھی ایک عذاب عظیم کی طرف جانے والی بات ہے- اللہ کی خاطر اگر دین کو خالص کرتے ہو تو غیر اللہ کی خاطر خدا کی نافرمانی گناہ ہے یعنی خالص دین کے دو پہلو بیان فرما دیئے ایک مثبت پہلو جو سب کچھ اللہ کی خاطر ہو اور ایک منفی پہلو کہ غیر اللہ کی کوئی بات بھی نہیں ماننی جو اللہ سے ہٹانے والی ہو- ﴿قل انّی اخاف ان عصیت ربّی عذاب یومٍ عظیم﴾ تو کہہ دے کہ میں غیر اللہ کی بات کو عذاب عظیم کے ساتھ وابستہ کرتا ہوں اگر میں خوف کروں غیر اللہ کا اور غیر اللہ کے خوف کی وجہ سے اللہ کی اطاعت نہیں کروں گا تو یہ ڈر ہے یوم عظیم کے عذاب میں میں مبتلا ہو جاؤں- یہ مکمل تعریف ہے اسلام کی- اس کے بعد فرمایا یہی اسلام کی تعریف، یہی عبادت کی تعریف- ﴿قل الله اعبد مخلصاً له دینی﴾ ان تعریفوں کے ساتھ ان معنوں میں میں اللہ کی عبادت میں اپنے آپ کو خالص پاتا ہوں میں نے سب کچھ اللہ کے لئے خالص کر دیا- جب یہ انسان دعویٰ کرے اور رسول اللہ ﷺ کا دعویٰ حرف بہ حرف سچا تھا پھر اس کے بعد غیر اللہ کی پرواہ نہیں رہتی اور اگر غیر اللہ کی پرواہ ہو تو اس کے خوف سے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا سوال ہی نہیں رہتا- پس یہ لازم ملزوم باتیں ہیں- جب یہ اعلان کر دیا کہ مجھے غیر اللہ کی پرواہ نہیں اور غیر اللہ کے خوف سے اللہ کی اطاعت کو نہیں چھوڑنا- اس کے بعد فرمایا اب تیرا دین خالص ہے اب تو اعلان کر سکتا ہے ﴿اعبد مخلصاً له دینی﴾-

معاً بعد فرماتا ہے ﴿فاعبدوا ما شئتم مّن دونه﴾ پس اے لوگو تم جس کی چاہو عبادت کرتے پھرو جس کا چاہے دین اختیار کرو- دین ملک اختیار کر دیا اپنی انا نیت کا دین اختیار کرو جس کی چاہو عبادت کرتے رہو تمہارا ہر فعل، تمہاری ہر عبادت، تمہارا اٹھنا بیٹھنا غیر اللہ کے لئے ہو جائے گا اللہ کے لئے نہیں ہو گا اور اس کا نتیجہ اس دنیا میں تم نہ بھی دیکھو اس دنیا میں اس کا نتیجہ لازماً نکالا جائے گا- ﴿قل انّ الخٰسرین الّذین خسروآ انفسهم و اهلیهم یوم القیٰمة﴾ یہ اپنی طرف سے سمجھتے ہیں کہ دنیا کے بڑے بڑے کاروباروں پر قبضہ کر لیا ہے حکومت کے نمائندے ہیں جس طرح چاہیں قانون سازی کریں خدا کے نام پر جو چاہیں بنی نوع انسان کے ساتھ سلوک کرتے رہیں ہمیں کوئی بھی نہیں پوچھے گا- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پوچھے جاؤ گے اور اس دنیا میں بظاہر تمہارے اعمال نتیجہ خیز ہو بھی جائیں تو آخرت میں تم ضرور گھاٹا پانے والے ہو گے اور اصل گھاٹا کھانے والا وہی ہے جس کا اپنا نفس گھاٹے میں ہو اس کے اہل و عیال گھاٹے میں ہوں اس کے پیچھے چلنے والے گھاٹے میں ہوں- یعنی یہ نتیجہ یوم القیامہ کو نکلے گا جس دن تم اپنے اعمال تبدیل نہیں کر سکو گے- یوم القیامہ کو نتیجہ نکالنا جو ہے یہ بظاہر انسان سمجھتا ہے کہ دور کی بات کی جا رہی ہے مگر سزا میں سب سے بڑی بات ہے اگر اس دنیا میں بدی کا نتیجہ ساتھ ساتھ نکلے تو کئی انسان بدی سے ہٹ بھی سکتے ہیں مگر وہ لوگ جن کو پتہ ہی بعد میں چلے جبکہ امتحان کا وقت ختم ہو اور نتیجہ نکل آئے وہ بے چارے کیا کر سکتے ہیں- اور دنیا میں بھی امتحانات کے نتیجے جب نکلتے ہیں تو طالب علم بعض سر پیٹ کے بیٹھ جاتے ہیں مگر کچھ نہیں کر سکتے- پرچے دینے کا وقت ختم ہو گیا اب صرف اعلان ہو رہا ہے کہ کس نے محنت کی کس نے ذہانت سے کام لیا انہی معنوں میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہیں چھٹی ہے جس کی چاہو عبادت کرتے پھرو- ﴿انّ الخٰسرین الّذین خسروآ انفسهم و اهلیهم یوم القیٰمة﴾ گھاٹا کھانے والے تو وہ ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو گھاٹے میں ڈال رہے ہیں اور پتہ چلے گا قیامت کے دن- ﴿الا ذٰلك هو الخسران المبین﴾ خبردار یہ وہ نقصان کا سودا ہے جو کھلا کھلا نقصان ہے-

پس جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے جس مسلک پر ڈالا ہے آپ میں سے ہر ایک جانتا ہے کہ یہ مسلک خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دین اللہ کا مسلک ہے- دین اللہ کی اطاعت اور جماعت احمدیہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں- ہم صرف خود اس مسلک پر قائم نہیں بلکہ آپ کو بار بار توجہ دلائی جاتی ہے کہ اپنے اہل کو بھی اسی مسلک پر ڈالیں- جب غیر اللہ نے اپنے اہل کو اپنے مسالک پر ڈال لیا ہے تم اپنے اہل و عیال کی فکر کرو ان کو اپنے مسلک پر ڈالو اور نتیجے سے بے پرواہ ہو جاؤ کیونکہ قیامت کے دن تمہیں خسران مبین نہیں ہو گی بلکہ فوز عظیم حاصل ہو گی- قیامت کے دن تمہیں سب سے بڑی کامیابیاں عطا ہوں گی لیکن مومنوں کے ساتھ صرف قیامت کے وعدے نہیں اس دنیا کے بھی وعدے موجود ہیں-

ساری تاریخ مذاہب پر آپ نظر ڈال کے دیکھیں یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ کو دنیا میں مومن ایسے نظر آئیں جو دنیا کے لحاظ سے مستقل گھاٹا کھانے والے ہوں ان کی تو دنیا بنتی ہی دین کی خاطر قربانیوں سے ہے- اب اس کی مثالیں آپ سامنے رکھیں تو آپ کو میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ ان کامیابیوں کی خاطر اپنے دین کو ڈھالیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دین کو اللہ کے لئے خالص کر دیں اور یہ جو زائد نعمتیں ہیں یہ تو آپ کو ملنی ہی ملنی ہیں ان سے تو انکار ممکن ہی نہیں ہے لیکن ان نعمتوں کی خاطر اگر آپ نے دین کو ڈھالا تو آپ ﴿مخلصاً له الدّین﴾ نہیں رہیں گے- اس فرق کو میں نمایاں طور پر آپ کے سامنے کھولنا چاہتا ہوں- جن نعمتوں کا میں ذکر کروں گا جن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اس دنیا میں نازل ہونے کا میں ذکر کروں گا یہ فضل ﴿مخلصاً له الدّین﴾ والوں کو ان کی ان نسلوں کی صورت میں بھی عطا ہوئے ہیں جو دین سے ہٹ گئے- یہ فضل اس دنیا میں بھی نازل ہوتے ہیں، ہوتے چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ نہیں روکتا اپنے ہاتھ نہیں بند کرتا اس کے ہاتھ کھلے ہیں اور وہ کھلے ہاتھوں سے مخلصین کی اولاد کو دیتا چلا جاتا ہے پھر ہر ایک اس میں سے اپنا جواب دہ ہے- مگر اگر آپ نے دین کو خدا کے لئے خالص نہ کیا، اس نعمت کی خاطر خدا کے حضور جھکے تو آپ کا دین بھی گیا اور آپ کی دنیا بھی رائیگاں گئی-

تبلیغ کے میدان میں اس بات کو پیش نظر رکھ کے ہمیشہ اس کا شعور بیدار رکھتے ہوئے آپ نے آگے بڑھنا ہے- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کو دیکھیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں قوم کو کیا کامیابی ملی تھی اگر حضرت عیسیٰؑ ﴿مخلصاً له الدّین﴾ نہ ہوتے تو کبھی کا اس دین کو چھوڑ کر کہیں جا چکے ہوتے جس دین میں دکھوں کے سوا کچھ نصیب ہی نہ ہو- لیکن ان دکھوں نے آپ کے ﴿مخلصاً له الدّین﴾ ہونے کو ثابت کر دیا- ان مصیبتوں نے یہ بتا دیا کہ یہ بندہ ایک ایسا بندہ ہے جس کا دین محض اللہ کے لئے ہے اور غیر اللہ کے لئے نہیں ہے- پھر جو پھلوں کا دور شروع ہوا ہے نعمتیں شروع ہوئی ہیں آج تک آپ ان نعمتوں کو دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح عیسائی قوموں پر آسمان سے نازل ہو رہی ہیں، ہوتی چلی جا رہی ہیں-

سائنس میں ترقیات، علوم میں ترقیات، دنیا کی ہر چیز جس مٹی پر انہوں نے ہاتھ ڈالا اسے سونا بنا دیا تو واقعۃً کیمیا گری سیکھ لی مگر یہ ساری نعمتیں خدا کے ایک بندے کے دین کے اخلاص کی وجہ سے ہیں اور ان کی اپنی کوئی حیثیت نہیں- جو مائدہ ان پر اتر رہا ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے اور آپ کی قربانیوں سے اتر رہا ہے تو دیکھیں اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ دیتا ہے مگر دعا یہ کرنی ہے کہ ایسا ان لوگوں کو دے جو واقعۃً ساتھ نیک بھی ہوں اور یہ ایک ایسی تمنا ہے جس کے لئے آپ کو بڑی محنت کرنی پڑے گی- حضرت

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا کثرت سے پڑھیں -

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے-

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

لولاك لما خلقت الافلاك

ترجمہ- (اے محمدؐ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا- (حدیث قدسی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

﴿منجانب﴾

محتاج دعا- جماعت احمدیہ اترپردیش

☎ 543105
STAR CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھیوں، آپ کے غلاموں نے اور ہم نے جو کچھ ہمارے بس میں تھا دین کے لئے حاضر کر دیا ہے اس کے نتیجے میں آسمان سے بارشیں برس رہی ہیں اور اتنی زیادہ کہ عیسائیت کی نعمتیں اس کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتیں لیکن جتنی بڑی نعمتیں ہوں اتنی بڑی آزمائشیں بھی ساتھ آتی ہیں۔ **متقین کا امام بننے کے لئے دعا کریں اور متقین کا امام بننے کے لئے کوشش کریں** اور ابھی سے کوشش کریں اگر متقین کی طرف نظر نہ پڑے آپ کی اور دنیا کی نعمتوں پر پڑی تو آنی تو ہیں مگر وہ بے کار جائیں گی اور آپ کی نیکیوں کو بھی کھا جائیں گی۔ آخر پر دنیا میں سب سے بدترین لوگ جو ظاہر ہوں گے وہ جماعت احمدیہ کے بگڑے ہوئے آخری لوگ ہیں جب اسلام اور احمدیت ایک ہی چیز کے دو نام بن جائیں گے۔ وہ الناس جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی ہے کہ وہ شر ہوں گے سب سے زیادہ بدترین مخلوق ہوں گے جن پر آخر قیامت ٹوٹے گی یہ لوگ نام کے احمدی کہلانے والے ہی تو ہوں گے یہ دعویٰ کر رہے ہوں گے کہ احمدی مسلمان ہیں۔ اس بدانجام کی طرف نگاہ کریں جس کو ٹالنے کے لئے آپ نے کوشش کرنی ہے۔ بعض بدانجام ایسے ہیں جو ہو کے تو رہتے ہیں مگر جو ٹالنے کی کوشش کرنے والے ہیں وہ ان کے بداثرات سے بچائے جاتے ہیں اور ان کی نسلوں پر خدا تعالیٰ احسان فرماتا ہے کہ ایک لمبے عرصے تک ان کی نسلیں دنیا کی بدیوں سے بچائی جاتی ہیں۔ اس مضمون کو اگر پورا کھولا جائے تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی اپنی نسل میں دیکھیں اگرچہ سیدوں میں بھی بہت بد بھی موجود ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دین سے ہٹنے والے بھی موجود ہیں مگر ایک بہت لمبے عرصے تک حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے خونی تعلق رکھنے والوں نے دین کی عظیم الشان خدمت کی ہے۔

اسی پہلو سے اکثر شیعہ ائمہ کی ہمارے دل میں گہری عزت بھی ہے اور گہری محبت بھی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی بھلائی میں ان کو دنیا سے الگ رکھنے کی جو آپ کے ہاتھ سے کوشش ہو سکتی تھی وہ کی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تربیت میں آپ نے ایسے وقت میں جبکہ آپ کے ہاتھوں پر چکی چلاتے ہوئے چھالے پڑ گئے چھوٹی سی بچی تھیں اپنے باپ کو یہ کہلا کے بھیجا کہ یہ میرا حال ہے آپ نے فرمایا تمہیں میں دین کی ایسی باتیں نہ بتاؤں کہ جو تمہیں خدا کی نظر میں مقبول کرنے والی ہوں۔ ان معصوم ہاتھوں کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ کیوں نہیں کی؟ آپ کو بے حد محبت تھی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لیکن محبت سچی تھی جس طرح محبت خدا کے لئے خالص تھی اسی طرح اپنے بچوں کی محبت بھی خدا کے لئے خالص تھی اور اھلیکم کا لفظ جو یہاں آتا ہے یہ تنبیہہ کر رہا ہے جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ دین کے لئے اپنے آپ کو خالص سمجھ رہے ہیں اور وہی باتیں اپنے بچوں کے لئے نہیں چاہتے تو آپ سمجھ لیں کہ آپ کا دین اس حد تک خالص نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے جو اولاد آگے چلی ہے وہ اس لئے دیر تک دین میں خالص رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس دین کے خلوص ہی کو اپنے لئے اختیار کئے رکھا تھا۔

پس آپ اگر آج اپنے بچوں کے معاملے میں اپنے دین کو خالص کریں اور یہ ضروری اس لئے ہے کہ ﴿واجعلنا للمتقین اماماً﴾ کی دعا ہو ہی نہیں سکتی اگر یہ نہ کریں۔ ایک طرف خدا سے دعا مانگیں کہ ہماری آنے والی نسلیں متقی ہوں اس میں اولاد بھی شامل ہے اور دیگر پیچھے چلنے والے بھی یعنی اول طور پر اولاد ہے تو اولاد کے لئے اگر آپ یہ دعا نہ کریں اور خالص دین کے ساتھ نہ کریں تو پھر یہ دعا اکارت جائے گی اور اگر اولاد کو اس میں شامل رکھیں گے تو ﴿مخلصاً له الدّین﴾ کا یہ معنیٰ آپ کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔ ان کو سمجھائیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والی نعمتوں کو پھر خدا کی راہ میں خرچ کریں، خدا کے لئے خالص کریں اور مزہ نہ اٹھائیں دنیا کی نعمتوں کا جب تک ان کا خدا سے تعلق نہ ہو۔ یہ تو نا ممکن ہے کہ آپ اپنی اولاد کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی خاکِ پا کی طرح بنا سکیں لیکن خاکِ پا بنانے کی کوشش کرنا یہ لازم ہے کیونکہ اس خاک میں بھی وہ رنگ ہیں جو رسول اللہ کی سیرت کے رنگ ہیں۔

دیکھو ایک گل کا اثر اس مٹی میں ہو جاتا ہے جس مٹی سے گل نکلتا ہے۔ گل نکلنے سے پہلے وہ مٹی اور رنگ رکھتی ہے لیکن پھولوں کی کیاری میں خوشنما نہیں لگتی اس کی مٹی میں بھی ویسے رنگ آنے لگتے ہیں جو پھول میں ہوتے ہیں اس لحاظ سے آنحضرت ﷺ کی خاکِ پا کا جو میں نے ذکر کیا ہے وہ بالکل درست ہے اس میں کوئی بھی شک نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فرماتے ہیں آل محمدؐ کی گلیوں کی خاک بھی مجھے پیاری ہے۔ یہ آل محمدؐ وہ آل محمد ہے جس کا میں ذکر کر رہا ہوں جس کو حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ نے اپنے رستوں پر چلنا سکھایا اور ہمیشہ ترجیحات دین کو دیں یہاں تک کہ ان کی فطرت ثانیہ بن گئی ان کی نسلیں دیکھو دیر تک محفوظ رہیں اور ائمہ سے آگے ائمہ پیدا ہوتے رہے اس میں کوئی شک نہیں۔

اگر آپ اگلی دنیا میں ظاہر ہونے والی اپنی اولاد پر رحم کرنا چاہتے ہیں، اگر کل جو آپ کی اولاد دنیا کو دکھائے گی اس پر نظر رکھنا چاہتے ہیں تو پھر ابھی سے اپنی اولاد کو بھی ﴿مخلصاً له الدّین﴾ بنانے کی کوشش کریں۔ اگر یہ کریں گے تو میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری آئندہ نسلیں جب تک خدا تعالیٰ کا قانون اجازت دیتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا قانون بعض دفعہ اجازت نہیں دیتا اس لئے وہ نسلیں بگڑ جاتی ہیں۔ بعض دفعہ خدا کا قانون نیک لوگوں کی اولاد کو بھی کھلی چھٹی دے دیتا ہے چاہے تو یہ کریں چاہے تو وہ کریں یہ قانون اگر نیکی کے لئے استعمال ہو تو وہ ترقی کرتی چلی جاتی ہیں مگر بدی کی طرف جھکنے کا ان کا اختیار نہیں کھینچا جاتا جو بدی کی طرف جھک جائیں تو پھر ان کی سزا بھی بعض دفعہ دوہری سزا ہوتی ہے۔

چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ازواج مطہرات کے متعلق خدا نے یہی بتایا کہ دیکھو تم اگر نیکیوں پر قائم رہیں، تقویٰ پر اور عصمت پر قائم رہیں تو تمہارا دوہرا اجر ہوگا۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ناانصافی ہے یہ، رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کا دوہرا اجر اور باقیوں کا نہیں لیکن ساتھ ہی فرمایا اگر ہٹو گی تو سزا بھی دوہری ملے گی۔ تو اجر کے ساتھ اگر سزا بھی بڑھتی چلی جائے تو یہ انصاف قائم رہتا ہے۔ پس آنے والی نسلوں میں اگر آپ متقی ہوئے اور لمبے عرصے تک آپ کی نسلیں متقی رہیں اگر وہ رستے سے ہٹیں گی تو ان کی سزا بھی دوہری ہوگی اس لئے اپنی نسلوں کی فکر کریں اور ابھی سے ان کی طرف توجہ دیں اور اس وقت جو مضمون میں نے چھیڑا ہے میرے نزدیک اس وقت روحانی نسلیں تھیں۔

﴿واجعلنا للمتقین اماماً﴾ میں میرے نزدیک اس وقت نئے آنے والے احمدی ہیں تیس لاکھ ایک سال میں ہوئے ہیں۔ تیس لاکھ کی ذمہ داریاں ادا کرنا کوئی معمولی کام نہیں ہے اس سلسلے میں میں مبلغین کو کچھ جلسے پر عام ہدایات بھی دے چکا ہوں کچھ الگ ہدایات بھی دے چکا ہوں مزید انشاء اللہ سارا سال ان کو مطلع کرتا رہوں گا کہ یہ بھی کرو، وہ بھی کرو تاکہ ہم اپنی روحانی اولاد کی آئندہ کے لئے فکر کرنے والے ہوں اور اگر نہیں کرتے تو پھر اس عددی برتری کو کوئی بھی حیثیت حاصل نہیں محض ایک ذلت کی دوڑ میں ہم شامل ہونے والے ہوں گے غیر بھی نعرے لگائیں گے کہ ہمارے پیچھے اتنے چلنے والے ہیں ہم بھی نعرے لگائیں گے ہمارے پیچھے اتنے چلنے والے ہیں۔ ہمارا فخر تب جائز ہوگا اگر "پدرم سلطان بود" ہی نہ ہو بلکہ اولاد میں سلطانی کی خوشبوئیں آئیں۔ اولاد کی کلاہ بھی سلطانی کلاہ ہو۔

تو اس پہلو سے آپ کے لئے لازم ہے کہ اپنی آئندہ آنے والی نسلوں یعنی روحانی نسلوں کی طرف ابھی سے متوجہ ہوں باریکی کے ساتھ ان کا خیال رکھیں۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ہدایات مختلف دی جاتی ہیں دی جاتی رہیں گی اور اور ہدایات بھی انشاء اللہ آپ کو وقتاً فوقتاً دی جائیں گی۔ میرے ذہن میں جو پروگرام ہے اس کو اکٹھا میں کھول نہیں سکتا کیونکہ زیادہ بوجھ پڑ جائے تو لوگ بھول جاتے ہیں زیادہ بوجھ نہ ڈالنے کا فلسفہ بھی ہم نے قرآن کریم سے سیکھا ہے قرآن کریم فرماتا ہے ﴿لایکلف اللہ نفساً الاّ

انعامی مقابلہ مقالہ نویسی

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تعلیمی سال ۹۸-۹۷ کیلئے ذیل کے ۲ عناوین مقالہ نویسی کیلئے منتخب کئے گئے ہیں۔

۱۔ ہندوستان میں اسلام کا عروج۔ ۲۔ ہمارے ملک کی آزادی کے پچاس سال

مقالہ میں اول۔ دوم۔ سوم آنے والے کیلئے علی الترتیب ۱۰۰۰/ روپے اور ۷۰۰/ اور ۵۰۰/ روپے انعام مقرر کئے گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ خود اس میں شامل ہوں اور اپنے تعلیم یافتہ بچوں کو اس انعامی مقالہ میں شامل ہونے کی تاکید کریں تاکہ مقالہ لکھنے کے ساتھ ان کے علمی ذوق میں اضافہ ہو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سلطان القلم کے لقب سے نوازا ہے اور یہ ملکہ جماعت کو بھی عطا کیا گیا ہے لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ایسے تحریری انعامی مقالہ جات کے موقعہ پر ہم ارشاد ربانی ربّ زدنی علما کے مطابق اپنے علمی معیار کو بڑھانے کیلئے اس میں شرکت کریں۔

شرائط مقالہ۔

۱۔ مقالہ کم از کم دس ہزار (۱۰۰۰۰) الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے جو صرف اردو یا انگریزی زبان میں ہو ایک سے زائد مقالے بھجوانے پر مقالہ مقابلہ میں شامل نہیں ہوگا۔

۲۔ مقالہ صفحہ کے نصف حصہ میں خوشخط تحریر کریں۔

۳۔ مضمون میں حوالہ جات مستند اور سنہ کے ساتھ ہونے چاہئیں۔

۴۔ مقالہ نظارت ہذا میں مورخہ ۲۸؍ فروری ۱۹۹۸ تک پہنچ جانا چاہئے۔ ۲۸ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالے اس انعامی مقابلے میں شامل نہیں ہوں گے۔

۵۔ مقالہ نظارت تعلیم میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

۶۔ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت تعلیم کے حق میں محفوظ ہوں گے کسی مقالہ نگار کو اس کی از خود اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔

۷۔ مقالہ جات کے بارہ میں نظارت کا فیصلہ آخری ہوگا۔

مقالہ میں حصہ لینے میں کسی عمر کی قید نہیں ہے مقالہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بنام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

﴿وسعھا﴾- تو آپ کے ساتھ، آپ کے اوپر جو کاموں کے بوجھ ڈالوں گا میں اس قانون کے تابع آپ کی وسعت بھی ساتھ ساتھ بڑھاؤں گا یعنی اللہ بڑھائے گا اور میں عرض کروں گا اور کوشش یہ کروں گا کہ جتنی جتنی وسعت آپ کی بڑھتی جاتی ہے اتنا اتنا بوجھ بھی آپ کا بڑھاتا جاؤں گا۔

وسعت کے بعد جو بوجھ ہے وہ بوجھ لگا نہیں کرتا یہ مزے کی بات ہے۔ ایک انسان جو کمزور ہو اور چار سیر وزن بھی نہ اٹھا سکتا ہو اس پر من ڈال دیں تو وہ ٹوٹ کر گر جائے گا ہمیشہ کے لئے بیمار ہو جائے گا مگر جو من اٹھا سکتا ہو اس کے اوپر اس سے نیچے نیچے جتنے بوجھ ڈالیں وہ ہنسی خوشی کے ساتھ دوڑتا ہوا اس بوجھ کو اٹھالے گا۔ بوجھ ہمیشہ اس وقت محسوس ہوتا ہے جب طاقت سے بڑھ جائے یاد رکھیں یہ قانون قدرت ہے آپ اگر دس میل آرام سے چل سکتے ہیں جب گیارھواں میل شروع کریں گے تب آپ تھکیں گے۔ اگر آپ نصف میل چل سکتے ہیں نصف میل آرام سے ٹہلیں، چلیں آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی اور روزانہ جسم میں مزید طاقت آتی چلی جائے گی بشاشت آتی چلی جائے گی جب آپ نصف کو ایک دم ایک بنانے کی کوشش کریں گے، آپ مارے جائیں گے۔

تو "الاّ وسعھا" میں بے شمار پیغامات ہیں ہمارے لئے۔ ہم نے جو آگے دنیا کا نقشہ بنانا ہے جماعت کی تربیت کرنی ہے اس میں میں نے دیکھا ہے کہ مجھے "الاّ وسعھا" کے مضمون پر غور کرنے سے بے شمار فائدہ پہنچا ہے۔ وسعتیں بڑھائی جائیں جب اس وسعت پر انسان خوش ہو جائے اور ہنسی خوشی کرنے لگے پھر تھوڑا سا اور قدم بڑھائے پھر تھوڑا سا اور قدم بڑھائے اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہماری وسعتیں پھیل کر ہماری ضروریات کے مطابق ہو جائیں گی۔ تیس لاکھ انسان خدا ہمیں نہ دیتا اگر خدا کے نزدیک ہماری یہ وسعت نہ ہوتی پھر اس بات کا مجھے کامل یقین ہے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہماری وسعت کیا تقاضے کرتی ہے اس میں وسعت کے اندر رہتے ہوئے تھوڑی تھوڑی وسعتیں اور بڑھانے کی ضرورت پڑی رہتی ہے۔ ایک انسان کی وسعت پیدائشی طور پر بہت ہو سکتی ہے مگر بچے کو سکھانا تو پڑتا ہے جب وہ سیکھتا ہے تو پھر معلوم ہو جاتا ہے کہ میری وسعت کیا تھی۔

تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو فضل ہم پر نازل ہوئے ہیں ہماری وسعت کے مطابق ہیں یہ ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ یہ نعمتیں ہمیں عطا فرماتا اگر اس کے نزدیک ہماری وسعت کے اندر ان کو سنبھالنا نہ ہوتا۔ **اپنی وسعتوں کے اس حصے کو بڑھادیں جو ابھی تک آپ سے کھوئے ہوئے ہیں۔ آپ میں سے ہر ایک عبادت کے اس مضمون پر چل کر جو میں نے بیان کیا ہے اپنی وسعتوں کو بہت بڑھا سکتا ہے۔ اگر جماعت احمدیہ ساری ﴿مخلصاً له الدّين﴾ بنے یعنی بننے کی کوشش شروع کردے تو اتنی عظیم وسعتیں عطا ہوں گی کہ ان کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔** ایک سال میں تیس لاکھ کیا کروڑ بھی ہو جائیں گے تو آپ کی وسعت کے اندر رہیں گے۔ پس آئندہ کی ترقیات اگر خدا سے مانگنی ہیں تو جو عطا ہوئی ہیں ان کا شکر ادا کریں۔ ان کے شکر کا حق ادا کریں ان کو سنبھالنے کا حق ادا کریں اور اس حق کو ادا کرنے کے لئے اپنا حق ادا کرنا سب سے بڑی ذمہ داری ہے یہاں سے کام چلیں گے اپنا حق ادا کریں اپنے اہل و عیال کا حق ادا کریں پھر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آنے والے جتنے بھی ہوں لاکھوں ہو کروڑوں ہوں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی وسعت کے دائرے میں رہیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے لئے دعا کرنی لازم ہے اس لئے میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے رہیں اپنے لئے بھی، اپنی اولاد کے لئے بھی اور باقی سب کے لئے بھی خدا ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆ بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

طالبان دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینٹولین کلکتہ 700001

دکان- 248-1652, 248-5222

رہائش- 243-0794، 27-0471

ارشادِ نبوی

خَیر الزَّادِ التَّقوٰے

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

﴿منجانب﴾

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

پلی پرم (کیرلہ) میں تربیتی اجلاس

مورخہ ۱۱-۵-۹۷ کو بعد دوپہر تین بجے مسجد احمدیہ میں مکرم حاجی پی محمد کٹی صاحب صدر جماعت احمدیہ کے زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم وی پی محی الدین کٹی صاحب سیکرٹری تعلیم کی تلاوت القرآن کے بعد صدر مجلس نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی بعدہ خاکسار سی ایچ عبدالرحمٰن معلم وقف جدید نے سورۃ الفرقان کے آخری رکوع کا ترجمہ و تفسیر بیان کی۔ آخر میں صدارتی تقریر اور اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ میں جماعت سے اکثر احباب و مستورات اور بچے شریک ہوئے۔ مورخہ ۲۵-۵-۹۷ کو خاکسار کے زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا عزیز سمیر سلیم کی تلاوت القرآن کے بعد خاکسار نے صدارتی تقریر کی بعدہ مکرم لقمان الحکیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ و محترم ٹی ایچ نوشاد احمد صاحب نے تقاریر کیں بعدہ اطفال و ناصرات کے تین گروپ بنا کر حسن قرأت وار دو عربی اور ملایالم نظموں اور تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے آخر پر صدارتی تقریر اور اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۲۶-۵-۹۷ کو بچوں کا دینی امتحان بھی ہوا تمام مقابلہ جات اور دینی امتحانوں میں اول۔ دوم۔ سوم درجہ حاصل کرنے والوں کو جلسہ یوم خلافت میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

(سی ایچ عبدالرحمٰن معلم وقف جدید)

شموگہ میں جلسہ یوم امہات

لجنہ اماء اللہ شموگہ نے مورخہ ۷-۴-۹۷ کو اجلاس یوم امہات۔ مکرم عبدالرزاق صاحب مرحوم نگر دروازہ کے یہاں محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی زیر صدارت منعقد کیا۔ اجلاس کا آغاز محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد محترمہ وجیہہ بیگم صاحبہ نے دہرایا۔ حمد رب العالمین۔ محترمہ زینب افشاں نے نعت محترمہ امۃ الرحیم مظہر صاحبہ نے احادیث محترمہ فرحت جبین صاحبہ نے پڑھی بعدہ محترمہ فوزیہ مبینہ نے سیرت حضرت خدیجہؓ کے عنوان امۃ العلیم میٹھی نے "اطاعت والدین اور آداب گفتگو محترمہ سیدہ ہاجرہ منصورہ نے سیرت حضرت اماں جانؓ کے عنوان سے مضمون پڑھا۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ نے اچھی مائیں اور بہن کے عنوان۔ عزیزہ فاضلہ تبسم نے آنحضرت صلعم کے اچھے اخلاق پر خاکسارہ امۃ الحفیظ نے زہرہ کی والدہ کا عشق اسلام۔ محترمہ شاہدہ بیگم نے تربیت اولاد کے عنوان پر عزیزہ عامرہ صدیقہ نے "وقت کو ضائع نہ کرو کے عنوان پر روشنی ڈالی۔ خدا کے فضل و کرم سے اجلاس کامیاب رہا۔

(امۃ الحفیظ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شموگہ)

تقریب نکاح و رخصتانہ

۱- مکرمہ عزیزہ سیدہ امۃ النصیر صاحبہ ایم اے بنت محترم سید شہامت علی صاحب (ر) ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول، درویش قادیان کا نکاح ہمراہ مکرم مسرور احمد صاحب طور ابن مکرم مبارک احمد صاحب طور مرحوم ناصر آباد ربوہ مورخہ ۳-۸-۹۷ کو مسجد المبارک ربوہ میں بعوض حق مہر ایک لاکھ روپے محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے پڑھا۔ تقریب رخصتانہ ۱۴-۸-۹۷ کو دارالضیافت ربوہ میں منعقد ہوئی۔ اس موقع دعا محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظر خدمت درویشان نے کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

۲- خاکسار کی بیٹی عزیزہ سنجیدہ انجم کا نکاح مکرم چوہدری ارشاد احمد صاحب پینکوابن جسونت سنگھ صاحب معلم وقفِ جدید بیرون قادیان کے ساتھ مبلغ ۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھایا۔

رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سلیم احمد خان امیٹہ مظفر نگر یوپی

درخواست دُعا

عزیز مکرم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب مقیم یاقوت پورہ حیدر آباد اپنے اہل و عیال کی صحت و عافیت۔ بچوں کی درازی عمر اور نیک و خادم دین بننے۔ دینی و دنیاوی ترقیات نیز اپنے کاروبار میں ترقی و خیر و برکت کیلئے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں

(خاکسار محمود احمد عارف قادیان)

★ برادرم مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ لکھنؤ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں ہسپتال میں بھی داخل رہے علاج جاری ہے۔ بے حد کمزوری ہے۔ مکمل شفایابی و صحت یابی کیلئے احباب کرام سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

(سید انوار الدین احمد ایم۔ اے سونگھڑا)

جلسہ سالانہ حیدر آباد کا عظیم الشان انعقاد

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور دیگر معزز شخصیتوں کی شرکت

خدا کے فضل و کرم اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل مورخہ ۸ ر جون ۱۹۹۷ء بروز اتوار تاریخی شہر حیدر آباد کے وسیع و عریض وی وی فنکشن ہال میں جماعت احمدیہ حیدر آباد کا عظیم الشان جلسہ سالانہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جو بیحد کامیاب رہا اور مقامی اخبارات میں اس کی وسیع پیمانے پر تشہیر ہوئی اور احمدی احباب کے علاوہ مختلف مذاہب کے مندوبین نے اس جلسہ میں شرکت فرما کر اتفاق و اتحاد اور یکجہتی کا ثبوت دیا۔ مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اس جلسے کے انعقاد کی منظوری موصول ہونے کے بعد محترم ڈاکٹر سعید احمد انصاری صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے ایک مجلس استقبالیہ کمیٹی تشکیل فرمائی جلسے کے تمام فرائض کیلئے مکرم مبارک احمد حسن صاحب کو ذمہ داری سونپی گئی آپ نے مختلف سب کمیٹیاں اور ان کے منتظمین کا اعلان کرنے کے بعد ان کے ذمہ فنڈز کی فراہمی جلسہ کی تشہیر۔ دعوت ناموں کی طباعت و تقسیم۔ سرکاری حکام سے جلسہ سالانہ کی اجازت اور حفاظتی اقدام۔ جلسہ گاہ کی تیاری اور تیاری طعام کے سلسلہ میں لنگر خانہ کے عملہ کے ذمہ ڈیوٹیاں مقرر کر کے ضروری ہدایات دیں۔ جس کے ساتھ جماعت کی ذیلی تنظیمات کے تمام اراکین اپنے قائد اور امیر صاحب کی ہدایت پر اپنے اپنے رنگ میں جلسہ کی تیاری میں لگ گئے چنانچہ نہایت محنت اور لگن سے تمام افراد جماعت نے بھرپور تعاون فرمایا اور غیر معمولی ایثار و قربانی کا مظاہرہ کرتے رہے چند ہی دنوں میں تمام تیاریاں مکمل ہو گئیں اس سلسلہ میں بالخصوص قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد مکرم محمد عبد المنان صاحب اور بصور خاص مکرم سیٹھ الیاس احمدی صاحب ۔ مکرم رحمت اللہ صاحب غوری۔ مکرم ڈاکٹر احمد عبد الماجد صاحب ۔ مکرم حنیف احمد صاحب ۔ مکرم وسیم احمد انصاری صاحب ۔ مکرم خالد احمد ضمیر صاحب۔ مکرم سید ابرار صاحب۔ مکرم سید شجاعت حسین صاحب ۔ مکرم قمر الحق صاحب ۔ مکرم محمد عبد القیوم صاحب۔ مکرم طاہر احمد غوری صاحب اس کے علاوہ حیدر آباد کے خدام و اطفال نے بھی انہیں جو ڈیوٹیاں سونپی گئی تھیں احسن رنگ میں انجام دیں۔

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس بعنوان "جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب" زیر صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان ٹھیک ساڑھے دس بجے دن شروع ہوا جس میں مہمان خصوصی مکرم جسٹس سردار علی خان صاحب سابق صدر نشین اقلیت کمیشن گورنمنٹ آف انڈیا اس کے علاوہ مہمان اعزازی محترم ڈیلاگارڈ فیری ایم ایل اے نے شرکت کی اس کے علاوہ دیگر مذاہب کے نمائندگان نے بھی شرکت فرمائی نیز جماعت کے علماء بھی موجود تھے۔ جلسہ کی کارروائی حسب ذیل ہے۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید مکرم شمشاد احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ جڑچرلہ سے ہوا۔ مکرم سید شجاعت حسین صاحب کاچی گوڑہ نے نظم پڑھی۔

پیغام (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ) مکرم ڈاکٹر سعید احمد انصاری صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے سنایا اور استقبالیہ پیش کیا ازاں بعد (مہمان خصوصی) مکرم جسٹس سردار علی خاں صاحب سابق صدر نشین اقلیتی کمیشن گورنمنٹ آف انڈیا۔ مکرم سیٹھ بشیر الدین صاحب امیر صوبائی (آندھرا پردیش) بعنوان (جلسہ کے اغراض و مقاصد) مکرم حافظ سید رسول صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ (جلسہ کے اغراض و مقاصد) محترم نانک سنگھ نشتر صاحب سکھ گریجویٹ ایسوسی ایشن (سکھ مت) محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج آندھر (مذہبی رواداری کے بارے میں بانی جماعت احمدیہ کی تعلیمات) ۔

جناب سبھاداس صاحب پریزیڈنٹ (ہرے راماہرے کرشنا)۔ محترم ڈیلاگارڈ فیری ایم ایل اے (عیسائی مذہب) محترم مولانا محمد عمر صاحب مالاباری مبلغ انچارج کیرالہ (سیرت و سوانح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مختلف مذاہب سے انسانی ہمدردی اور رواداری کی تعلیمات) نے تقاریر کیں۔ مہمان خصوصی جناب جسٹس سردار علی خاں صاحب سابق صدر نشین اقلیتی کمیشن گورنمنٹ آف انڈیا نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ میں سمجھ رہا ہوں کے جماعت احمدیہ نے بروقت اقدام یعنی جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کر کے اپنے روشن خیالی اور عالی ظرفی کا پورا ثبوت دیا ہے۔

اسوقت تمام قوموں کیلئے اپنے مذاہب کی بڑی اہمیت بن چکی ہے اور دنیا کے تمام مسائل کو حل کرنے کیلئے ہر انسان اپنے مذاہب کی طرف راغب ہو رہا ہے۔ اس طرح آپ نے فرمایا دنیا کے جتنے بھی مذاہب ہیں ان سب کو ایک ہی منزل کی طرف جانا ہے اور مذہب اسلام اسی معاملہ میں وسیع القلبی کا ثبوت دیتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے خطبہ حجۃ الوداع کی اہمیت کو بیان کیا کوئی چھوٹا نہیں کوئی بڑا نہیں۔ کوئی کالا نہیں کوئی گورا نہیں کسی کو کسی پر فضیلت حاصل نہیں۔ آپسی اختلافات اور اعتراضات کو چھوڑ کر مسلمانوں کو چاہئے کہ آپس میں متحد ہو کر مذہب اسلام کی خدمت کریں اور ہر مذہب کے ماننے والے کو چاہئے کہ سب سے پہلے اپنی تعلیمات پر غور کرے۔ اسی طرح اُمت محمدیہ کے تمام فرقے جو ایک دوسرے پر اعتراض کرتے ہیں اُس سے باز رہ کر دین اسلام کی خدمت کریں۔ اسی طرح آپ نے فرمایا ہندوستان کی ۵۰ سالہ گولڈن جوبلی تقاریب کے بارے میں بحیثیت صدر اقلیتی کمیشن مشورہ دیتا ہوں کہ تمام مذاہب کے بارے میں Comparative studies کا شعبہ قائم کیا جائے تاکہ اپنے بچوں کو ایک دوسرے کے مذہب و ملک کے حالات کو سمجھنے میں مدد ملے۔

نیز مہمان اعزازی محترم ڈیلاگارڈ فیری (ایم ایل اے) جو عیسائی مذہب کی نمائندگی کر رہی تھیں آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا آج مجھے آپ کے سٹیج پر آنے کا موقع ملا نہ صرف مجھے بلکہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے نمائندگان یہاں موجود ہیں جس پر میں آپ تمام کو مبارکباد دیتی ہوں کہ آپ نے اس طرح کا جلسہ منعقد کیا ہے تاکہ مذاہب کے بارے میں جو غلط فہمیاں پھیل چکی ہیں اس کے ذریعہ سے دور کی جا سکیں اور میں اس طرح کے جلسہ میں پہلی بار خطاب کر رہی ہوں نیز محترمہ نے بائبل کی تعلیم پر نمایاں روشنی ڈالی۔ آپ کی یہ تقریر انگریزی زبان میں تھی۔

آخر میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے صدارتی خطاب فرمایا آپ نے قرآنی آیات کی روشنی میں مختلف مذاہب کے ساتھ محبت رواداری اور اتحاد و اتفاق کی تعلیمات کو پیش فرمایا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے عالمی اتحاد کے قیام کیلئے قرآن مجید کے ذریعہ دنیا میں اعلان فرمایا" قل یاھل الکتاب تعالوا الی کلمة سواءٍ بیننا و بینکم " کہ اے لوگو جو کسی بھی مذاہب و دین سے تعلق رکھتے ہو آؤ ہم تمہیں ایک بات کی دعوت دیتے ہیں کہ ہم سب کا خدا اور پیدا کرنے والا ایک ہی ہے۔ آپ نے اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض پہلوؤں کو بطور مثال پیش فرمایا کہ کس طرح آپ بلا امتیاز مذہب و ملت ہر ایک انسان سے سچی محبت و ہمدردی کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔

صدر جلسہ نے اپنے خطاب کے بعد اجتماعی دعا کروائی اس کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔

جلسہ سالانہ حیدر آباد کا دوسرا اجلاس بعنوان " جلسہ سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہوا جس کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے کی یہ جلسہ ٹھیک ۵ بجے شام شروع ہوا اس جلسہ کے مہمان خصوصی معزز رکن پارلیمنٹ جناب کے ایم خان صاحب تھے مکرم حمید احمد صاحب غوری فلک نما کی تلاوت اور مکرم وہاج امجد حیدر آباد کی نظم کے بعد مکرم حافظ سید رسول صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے (بعنوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رحمۃ للعالمین) مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ بنگلور (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت داعی الی اللہ) مکرم مولوی نذر الاسلام مبلغ سلسلہ یادگیر (بعنوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان ختم نبوت) محترم مولانا محمد عمر صاحب مالاباری مبلغ انچارج کیرالہ (بعنوان سرتاج انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کتب مقدسہ سے پیشگوئیاں)

مہمان خصوصی جناب کے ایم خاں صاحب رکن پارلیمنٹ اور محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سابق امیر صوبائی (آندھرا) (مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں موجودہ زمانے کے بارے میں)

محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج آندھرا۔ بعنوان شان محمدیت صلی اللہ علیہ وسلم بانی جماعت احمدیہ کی تحریرات کی روشنی میں تقریر کی۔

مہمان خصوصی جناب کے ایم خاں رکن پارلیمنٹ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اسلام کے معنی امن و سلامتی ہے اس میں کہیں بھی یہ تعلیم نہیں ہے کہ ہم ایک دوسرے سے نفرت کریں اور ایک دوسرے پر اعتراض کریں ایک دوسرے کو تکلیف پہنچائیں۔ اسلام محبت رواداری بنی نوع انسان کی خدمت کی تعلیم دیتا ہے۔ موصوف نے بطور خاص پاکستان کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہاں کی حکومت اسلامی حکومت کا ڈھنڈورا پیٹتی ہے وہاں احمدیوں پر جو پابندیاں لگائی گئی ہیں اور تکلیف دی جا رہی ہے وہ سراسر اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے موصوف نے بتایا کہ میں اپنے ایک دوست سیٹھ الیاس احمدی کی دعوت پر قادیان جا چکا ہوں وہاں مجھے احمدیت کو قریب سے سمجھنے اور جاننے کا موقع ملا۔ اس کے بعد میں اور دنیا کے مختلف ممالک میں گیا ہوں اور کئی جگہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی اور انسانیت کی خدمت کی مساعی کا جائزہ لیا ہے جماعت احمدیہ بہت ہی احسن رنگ میں دین کی خدمت کر رہی ہے۔

جلسہ کے آخر میں صدارتی خطاب ہوا جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ احسنہ بیان فرمایا اور اس ضمن میں اپنوں بیگانوں۔ دوستوں اور دشمنوں سے ہمدردی اور حسن سلوک کے واقعات نہایت رقت بھرے انداز میں بیان فرماتے ہوئے بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم الشان پہلو کو اجاگر فرمایا کہ آپ کو اپنے خدا سے

(باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

وصایا

وصیت نمبر ۱۵۰۲۴ ...... میں مبارک احمد ولد مکرم حکمت اللہ صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۔۳۔۹۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اس وقت خاکسار کی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔

اس وقت خاکسار کی تنخواہ مبلغ ۱۸۶۶ روپے ماہانہ ہے اس پر ۱/۱۰ حصہ وصیت تازیست ادا کروں گا۔ اگر اس کے علاوہ کبھی کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
نصیر احمد عارف	مبارک احمد	قاری نواب احمد گنگوھی

وصیت نمبر : ۱۵۰۲۴ ...... میں ملک عبد الرحمٰن ولد مکرم ملک عبد القادر صاحب قوم ملک پیشہ زمین داری عمر ۶۸ سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۔۹۷۔۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت مارکیٹ ریٹ کے مطابق درج کردی گئی ہے۔

۱۔ آبی اول میر ونی ۸۴ مرلے موجودہ قیمت مبلغ	۲۲۰۰۰ روپیہ
۲۔ مرگ ذار باغ و چھل ۲۴ مرلے	۱۲۰۰۰ روپیہ
۳۔ پتھل آبی دوم باغ ۱۲ مرلے	۸۴۰۰ روپیہ
۴۔ آبی واڑی ساڑھے چار مرلے	۱۲۰۰ روپیہ
۵۔ مہد کون آبی دوم ۱۵ مرلے	۴۵۰۰ روپیہ
۶۔ ڈمہڈار خشک ۷۵ مرلے	۹۰۰۰ روپیہ
۷۔ مکان رہائشی خستہ حالت وصحن	۱۰۰۰۰ روپیہ

میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ خاکسار حسب قواعد اپنی مذکورہ بالا غیر منقولہ جائیداد کی آمد پر چندہ حصہ آمد بشرح چندہ عام (یعنی ۱/۱۶) تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ مندرجہ بالا جائیداد سے سالانہ آمدنی اندازاً دس ہزار روپیہ ہوگی۔

اس کے علاوہ اگر کبھی کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر	ملک عبد الرحمٰن	نعمت اللہ لون
موصی زیل آسنور	آسنور کشمیر	آسنور کشمیر

وصیت نمبر-۱۵۰۲۹- میں بشریٰ رشید زوجہ سید پرویز افضل قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۷/۴/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔

۱-یو۔ٹی۔ آئی کا شیئر۔/۹۰۰۰ (نو ہزار) Unit حسب قواعد مذکورہ بالا جائیداد اور پر چندہ حصہ آمد بشرح چندہ عام ادا کرتی رہوں گی۔

۲- حق مہر۔/۹۰۵۱ روپیہ میرے خاوند سے مجھے مل چکا ہے۔

۳- زیور طلائی جھمکا بالی ۲۵ گرام۔ کان کی بالی و تین عدد انگوٹھیاں ۱۵ گرام۔ گلے کا ہار ۱۵ گرام۔ کل وزن زیور طلائی ۵۵ گرام موجودہ قیمت بحساب۔/۵۰۰۰ فی ۱۰ گرام کے۔/۲۷۵۰۰ روپیہ۔

۴- زیور نقرئی ایک عدد کڑا، ہار و بالی کل وزن ۲۰ تولہ موجودہ قیمت اندازاً۔/۲۰۰۰ روپیہ

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ سمجھی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سید پرویز افضل	بشریٰ رشید	سید صباح الدین

وصیت نمبر-۱۵۰۳۵- میں وی اے محمد ولد مکرم حمید صاحب قوم احمدی پیشہ ٹیچر (ریٹائر) عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۸۵/۸/۱۶ ساکن واز کالہ ڈاکخانہ B.M.C. ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۷/۳/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- زمین ۴۵۰۰ اسکوئر فٹ جس میں ۴ بیڈروم کا ایک سادہ مکان ہے جس کی موجودہ بازاری قیمت ۸ لاکھ روپئے ہے۔

۲- بینک بیلنس۔/۳۰،۰۰۰ روپیہ

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ۔/۲۹۵۲ روپئے ہے جو بصورت پنشن ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری وصیت اُس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد نجیب خان مبلغ سلسلہ	وی اے محمد	ابوبکر

وصیت نمبر-۱۵۰۳۶- میں ٹی کے ابوبکر ولد ٹی۔ کے۔ کویا صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت فورمین عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۸۹۔ .Nov ساکن پلوروتی ڈاکخانہ پلوروتی ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۷/۴/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

میرا گزارا ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ۔/۱۸۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد نجیب خان مبلغ سلسلہ	ٹی کے ابوبکر	وی اے محمد

وصیت نمبر 15037:- میں نفیسہ محمد زوجہ مکرم وی اے محمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۸۵۔۴۔۲۶ ساکن واز کالہ کاکناڈ ڈاکخانہ بی۔ایم۔سی ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۷۔۳۔۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

سونا ۵ تولہ۔ موجودہ قیمت یہ ہے	۱۵۰۰۰/-
مہر ۱ تولہ۔ موجودہ قیمت یہ ہے	۳۰۰۰/-
کل	۱۸۰۰۰/-

اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ خرد ونوش کیلئے خاوند کی طرف سے میرے پر مبلغ۔/۴۰۰ روپیہ خرچ ہوتے ہیں۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔ میرے خاوند کی ماہانہ آمد۔/۲۹۵۲ روپئے ہیں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ خاوند کے خرچ پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ۔/۴۰۰ روپئے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد نجیب خان مبلغ سلسلہ	نفیسہ محمد	ابدو کنجو

بقیہ صفحہ 9

کس قدر محبت تھی کیونکہ آپ کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی یاد میں گذرتا تھا اور آپ ہر پہلو میں خدا کی رضا کو مقدم رکھتے اس ضمن میں آپ نے توحید حقیقی کے قیام اور خدا تعالیٰ کیلئے اپنی غیر معمولی غیرت کے واقعات سے مزین اپنے خطاب کو نہایت مدلل اور موثر انداز میں بیان فرمایا۔

صدارتی خطاب کے بعد مکرم ڈاکٹر سعید احمد انصاری صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے تمام احباب جماعت 'سرکاری حکام اور مہمانوں کا اور دوسرے مذاہب کے نمائندگان کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔ جلسہ کے بعد تمام حاضرین جلسہ و مہمانوں کے کھانے کا انتظام مقامی جماعت احمدیہ کی طرف سے کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ بہت ہی شان و شوکت کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ اس جلسہ میں تقریباً ۱۵۰۰ مرد خواتین و بچے شامل تھے۔ اس جلسہ میں حیدر آباد کے علاوہ یادگیر آندھرا کے مختلف مقامات ۔ دیودرگ۔ گلبرگہ سے بھی مہمانوں نے شرکت کی۔ (ڈاکٹر احمد عبد الماجد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد)

اعلان معافی

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم خواجہ سلطان احمد صاحب ساکن قادیان کو ازراہِ شفقت اخراج از نظامِ جماعت کی سزا معاف فرمادی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

بقیہ اداریہ

کرتے ہوئے ہر طرح کی قربانی کے لئے خود کو پیش کر دیا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جب ۱۲/ جنوری ۱۹۴۵ء کا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تو آزادی ہند کے تعلق سے اس کے اندر بیان فرمودہ انگریزوں اور ہندوستان کی مختلف قوموں کو کی گئی نصیحتوں کی پورے ہندوستان و انگلستان میں خوب تشہیر ہوئی۔

☆ چنانچہ اس ضمن میں روزنامہ الفضل قادیان کے ایڈیٹر غلام نبی صاحب مرحوم و مغفور نے کئی ایڈیٹوریل لکھے۔ آپ کا ایک ایڈیٹوریل جو الفضل ۲۲/ جون ۴۵ء میں چھپا ہے اور جس میں حضور کے ۱۲/ جنوری کے خطبہ کے حوالہ سے نہ صرف آزادی ہند کی آواز اُٹھائی گئی ہے بلکہ ایڈیٹر صاحب موصوف نے ہندوستان کی سب قوموں کو متحد ہونے کی نصیحت کی ہے قابل مطالعہ ہے۔

☆ اُن دنوں لنڈن میں مقیم مبلغ اسلام حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم و مغفور نے حضور انور کے خطبہ جمعہ ۱۲/ جنوری کو انگریزی میں ترجمہ کروا کر انگلستان کے سیاستدانوں دانشوروں اور دیگر حکام تک نہایت جانفشانی اور تندہی سے پہنچایا جس کے جواب میں اکثر نے حضور کی نصیحتوں کو نہایت قیمتی خیال فرمایا۔

چنانچہ اس خطبہ کو پڑھ کر سیکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا کے پرائیویٹ سیکرٹری نے شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا۔

"جناب سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا نے پمفلٹ کا دلچسپی سے مطالعہ کیا ہے اور اس میں مندرج دانشمندانہ نصیحت کو ملاحظہ فرمایا ہے"۔

لارڈ لنلتھگو سابق گورنر جنرل وائسرائے ہند نے شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا۔

"میں اسے ضرور پڑھوں گا"۔

سر جان وارڈر کن پارلیمنٹ انگلستان کے پرائیویٹ سیکرٹری نے لکھا کہ۔

"انہوں نے پمفلٹ کو دلچسپی سے مطالعہ فرمایا ہے"۔ (بحوالہ الفضل قادیان ۹/ جون ۴۵ء)

ایسے ہی خیالات کئی انگریز دانشوروں نے تحریر فرمائے تھے جو جگہ کی تنگی کی وجہ سے چھوڑے جاتے ہیں۔

انگلستان میں متعین مبلغ اسلام مولانا جلال الدین صاحب شمس کا انہی دنوں لندن ٹائمز کی ۱۰/ مارچ کی اشاعت میں ایک تفصیلی خط چھپا جس میں آپ نے کرپس مشن کی ناکامی کے بعد ہندوستان میں جو ڈیڈ لاک پیدا ہوا ہے اس کے ازالہ کے لئے فوری اقدام پر زور دیا تھا۔ (بحوالہ الفضل ۹/ جون ۴۵ء)

ان دنوں تمام دُنیا میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے آزادی ہند سے متعلق ارشادات اس قدر تیزی سے پھیلائے جارہے تھے کہ انگلستان کے اخبارات میں بھی حضور کے ارشادات کی بازگشت سنائی دی۔ لنڈن ٹائمز نے لکھا۔

"جنوب مشرقی ایشیا میں امن کا قیام جس سے تحفظ امن عالم کا گہرا تعلق ہے اس کا آخری انحصار ہندوستان اور انگلستان کے مابین موثر اتحاد پر ہے۔ اب ایک ہی اُمید باقی ہے کہ ہندوستان اور انگلستان آزاد سیاست کی بناء پر مل کر کام کریں۔ جس کی بنیاد باہمی مفاد پر ہے اس طبعی میلان کے پیش نظر دونوں ملکوں کا باہمی مفاد اس کا مقتضی ہے کہ برطانوی رائے عامہ زبردست خواہش رکھتی ہے کہ ہندوستان کے ساتھ دوستانہ سمجھوتہ ہو جائے اب راہنماؤں کا فرض ہے کہ اس احساس کو عملی جامہ پہنائیں قبل اس کے کہ یہ موقع ہاتھ سے نکل جائے"۔

(بحوالہ الفضل یکم جون ۴۵ء صفحہ ۲)

حضرت امام جماعت احمدیہ کی آزادی ہند کی دردمندانہ آواز کو ایک احمدی شاعر نے یوں اُٹھایا تھا۔

مسکرانے کو ہے صبح امن کی پہلی کرن
مخلصی پائیں گے طبل جنگ سے کوہ و دمن

لوٹ آئیں گے سفینے بحر ہیبتناک سے
زینت آرائے وطن ہوں گے جوانان وطن
اک نئی تعمیر کے سانچوں میں ڈھالے جائیں گے
آتش تخریب سے جھلسے ہوئے شہر اور بن
بزم دانایان لنڈن! وقت کی آواز سن
غیر کیا خود تیری خاموشی ہے تجھ پہ طعنہ زن
اک جہنم زار کو تو نے بجھایا بھی تو کیا
دور افق پر کچھ نئی چنگاریاں ہیں شعلہ زن
صلح جوئی تیرے میرے درد کا واحد علاج
تو بھی میدان عمل میں آ تماشائی نہ بن

پھر اس شاعر نے حضرت امام جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔

ہے فلک سے آشنا تیری نگاہ دوربین
تیری ہر تدبیر کی تہ میں مقدر خندہ زن
بالیقین تیرے طلسم رستگاری کے طفیل
ختم ہوں گی کشمکشہائے اسیران کہن

(عبد المنان ناہید (بحوالہ الفضل قادیان ۲۶/ اپریل ۴۵ء)

(باقی) (منیر احمد خادم)

سرگودھا (پاکستان) میں ایک احمدی گھرانے کو زبردستی گاؤں سے نکال دیا گیا

حکومت خاموش تماشائی بنی دیکھتی رہی

(پریس ڈیسک) چک نمبر ۳۶ جنوبی سرگودھا کے ایک احمدی رزاق محمود صاحب جو سرگودھا ضلع کے ناظم اصلاح وارشاد بھی ہیں کہ خلاف گھر پر ڈش انٹینا لگانے کی وجہ سے نیز تبلیغ کے جرم میں گاؤں کے مولوی نے سخت اشتعال پھیلا دیا۔ مولوی نے مقامی مسجد میں اشتعال انگیز خطبہ دے کر لوگوں کو اس قدر بھڑکایا کہ وہ نماز کے بعد مشتعل ہو کر ان کے گھر پر حملہ کرنے کیلئے نکلے۔ اور ساتھ ہی اعلان کیا کہ وہ گھر کے اوپر نصب شدہ ڈش انٹینا توڑ دیں گے۔ گاؤں کے ایک سرکردہ شخص محمد ریاض صاحب ذیلدار جو متعصب تو ہیں مگر اس موقعہ پر لوگوں کو سمجھانے میں کامیاب ہو گئے کہ گھر پر حملہ نہ کیا جائے البتہ فیصلہ کیا گیا کہ رزاق محمود صاحب کو گاؤں بدر کر دیا جائے۔ مورخہ ۴/ اگست ۱۹۹۷ء کو ان لوگوں نے رزاق محمود صاحب کو بلایا اور کہا کہ ہم دو سال سے تمہاری تبلیغی کارروائیاں دیکھ رہے ہیں اب ہمارا متفقہ فیصلہ ہے کہ تم گھر سے ڈش انٹینا اتار دو اور ایک ہفتہ تک گاؤں چھوڑ دو۔ اگر تم نے خود گاؤں نہ چھوڑا تو ہم تمہیں زبردستی نکال دیں گے۔

اردگرد کے بااثر احمدی زمینداروں کی کوششیں بھی کامیاب نہ ہوئیں۔

چنانچہ مورخہ ۱۲/ اگست کو رزاق محمود صاحب گاؤں چھوڑ کر ربوہ آگئے۔ اس تمام واقعہ کے بارہ میں حکومت کے اہل کار خاموش رہے۔

احباب جماعت اپنے پاکستانی بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو راہ مولیٰ میں تمام مشکلات کو بڑی ہمت اور استقامت سے برداشت کر رہے ہیں۔ یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ظالم اور شرپسند ملاؤں سے ملک کے شریف النفس عوام کو نجات بخشے اور ظالم جلد اپنے منطقی انجام کو پہنچیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو پہلا بیٹا بتاریخ ۹۷-۹-۱۴ عطا فرمایا ہے جو تحریک وقفِ نو میں شامل ہے اور مکرم تاج دین صاحب آف دڑیوالی کا پوتا اور مکرم ناصر احمد صاحب فوجی قادیان کا نواسہ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچے کا نام "عبد الحئی" تجویز فرمایا ہے۔ نو مولود کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور صالح خادم سلسلہ ہونے کی عاجزانہ درخواست دُعا ہے۔

(اعانت بدر۔ ۵۰/) (عبد الحق خادم سلسلہ احمدیہ مدھیہ پردیش)

بقیہ ۔ ۱۲

اگر معدے میں ہوا بند ہو، شدید مروڑ اٹھیں یا پیٹ کے غدود بڑے ہو کر گلٹیاں بن جائیں تو اس میں نیٹرم سلف مفید ہے۔

گرمی کی وجہ سے اچانک اسہال شروع ہو جائیں جن کا رنگ سبزی مائل ہو۔ پچکاری کی طرح مقدار میں بہت زیادہ اور متعفن ہو تو نیٹرم سلف مفید ہے۔

نیٹرم سلف جگر کی چوٹی کی دوا ہے۔ شوگر کے علاوہ اگر بار بار پیشاب آئے اور رات کو بار بار اٹھنا پڑے تو نیٹرم سلف دیں۔ ایسے مریض کے لئے آرسنک بھی مفید ہے۔ بعض اوقات ذہنی دباؤ یا موسم کے بدلنے کی وجہ سے رات کو بار بار پیشاب آتا ہو اس میں آرسنک زیادہ مفید پائی گئی ہے لیکن اگر شوگر کی وجہ سے ایسا ہو تو نیٹرم سلف مفید ہے۔

اگر پراسٹیٹ گلینڈ بڑھ جائے اور نیٹرم سلف کی دوسری علامتیں بھی موجود ہوں تو نیٹرم سلف اکیلی دوا ہی کافی ہوتی ہے۔

دمہ میں بھی نیٹرم سلف بہت مفید ہے۔ سینہ میں کھرکھراہٹ ہو اور لیسدار بلغم نکلے کھانسی آنے پر سینہ میں پھوڑے کی طرح درد ہو اور کھانسی مزمن ہو جائے تو یہ دوا کام آتی ہے۔ مریض کو گہرا سانس لینے کی تمنا ہوتی ہے۔ سینے میں بائیں طرف درد ہوتا ہے۔

نیٹرم سلف منجائٹس یعنی دماغ کی سوزش میں بہت مفید ہے جب سر کی پشت اور گردن میں درد ہو سر پیچھے کی طرف کھنچا ہو۔ بخار بھی ہوتا ہو۔ اگر کسی بچے کو منجائٹس ہو جائے تو سب سے پہلے فیرم فاس، سلیشیا، کالی میور، کالی فاس ۶۔ ایکس میں فوراً دیں۔ نیٹرم سلف ۲۰۰ طاقت میں بار بار دینی چاہئے۔ یہ منجائٹس کی خاص دوا ہے کیونکہ اس میں دماغ کی اندرونی جھلیاں متورم ہو جاتی ہیں اور بعض اوقات مستقل مرگی کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔ خاص طور پر اگر اینٹی بائیوٹک دواؤں سے بخار دبا دیا جائے تو خطرہ ہوتا ہے کہ دماغ پر دائمی اثر رہ جائے گا اس لئے نیٹرم سلف بہت ضروری دوا ہے اور دماغ کی جھلیوں کی ورم کے لئے بہت اچھا اثر رکھتی ہے۔

اگر مرطوب موسم میں اعضاء میں بائی کی دردیں شروع ہو جائیں تو یہ دوا اچھا اثر دکھاتی ہے۔ سردیوں میں اور بخار میں بھی اعضاء شکنی کے لئے مفید ہے۔ بازوؤں اور ہاتھوں پر موکوں کے لئے بھی نیٹرم سلف دوا ہے۔ ہتھیلی کے ایگزیما میں بہت مفید ہے جس میں سرخ دانے بن جائیں اور پانی رستا ہو تو اس میں نیٹرم سلف بہت اچھی ہے۔ نیٹرم سلف انگلیوں کے درمیان کے ایگزیما میں بہت مفید ہے۔ بعض مزمن علامتوں میں بھی نیٹرم سلف خدا کے فضل سے حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے۔ اونچی طاقت میں دینی پڑتی ہے۔ بعض دفعہ مریض کے مزاج اور علامتوں کے لحاظ سے طاقت بدلنی پڑتی ہے۔ نیٹرم میور میں سر کی چوٹی پر گرمی اور حدت کا احساس ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد پیشانی میں شدید درد ہوتا ہے۔ سر میں بھاری پن، گدی میں درد اور چکر آتے ہیں۔

نیٹرم سلف کی ایک علامت یہ ہے کہ ناخنوں کی جڑوں میں سوزش ہو جاتی ہے، ایڑیاں جلتی ہیں، گھٹنوں میں سختی اور اینٹھن کا احساس ہوتا ہے کولہوں اور ہاتھ پاؤں کے جوڑوں کے درد میں بھی مفید ہے۔ مرطوب موسم میں ان دردوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

نیٹرم سلف جسم اور خون کی رطوبتوں کا توازن بحال کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

نیٹرم میور کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ کپڑے تبدیل کرتے ہوئے کمر پر خارش ہوتی ہے۔ جلد پر پانی سے بھرے ہوئے چھالے نمودار ہوتے ہیں، سارے جسم پر موکوں کی طرح سرخ دانے ابھر آتے ہیں۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105 | 01872- 20757

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 | THURSDAY, OCTOBER 9 1997 | ISSUE NO.- 41

ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیوپیتھی اسباق سے مرتبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 46)

نیٹرم فاسفوریکم

NATRUM PHOSPHORICUM

(Phosphate of Sodium)

نیٹرم فاس، خون، عضلات، اعصاب، دماغ کے ریشوں نیز انسانی جسم میں موجود رطوبتوں میں پایا جاتا ہے اور یہ صفراء اور چکنائی کے توازن کو بحال رکھتا ہے۔

نیٹرم فاس بنیادی طور پر خون میں شکر کی زیادتی کے لئے بہت مفید ہے لیکن اس کی عمومی علامتوں میں ذہنی تناؤ اور اس کے بداثرات، ذہنی پراگندگی، خوف غصہ وغیرہ پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ نوجوانی میں کی جانے والی بدفعلیوں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بیماریوں میں بھی اچھا اثر دکھاتی ہے۔ میں عموماً اسے 6X میں دیتا ہوں۔ اگر خاطر خواہ نتائج برآمد نہ ہوں تو ۳۰ یا ۲۰۰ کی طاقت یا بعض دفعہ اس سے بھی اونچی طاقت میں دینی پڑتی ہے۔

نیٹرم فاس کا خون کے سرخ ذرات سے بھی تعلق ہے، حالانکہ خون میں سرخ ذرات کی کمی ہو جائے تو فیرم فاس اصل دوا ہے۔ بعض دفعہ یہ اکیلی کافی نہیں ہوتی اس لئے نیٹرم فاس کو ساتھ ملا لیں تو خون کی کمی کی بہترین دوا بن جاتی ہے۔ خون کی کمی کے لئے میں عموماً کالی فاس، فیرم فاس اور کلکیریا فاس دیتا ہوں۔ یہ حاملہ خواتین کی خون کی ضروریات کو پوری کرنے والی بہترین دوائیں ہیں لیکن انہیں مسلسل استعمال نہیں کرنا چاہئے کچھ عرصہ استعمال کرکے وقفہ دیں پھر دوبارہ شروع کروادیں۔ اگر یہ فارمولا کام نہ کرے تو نیٹرم فاس ملا کر دیں۔

نیٹرم فاس میں ایک علامت یہ ہے کہ مریض کھلی ہوا کو پسند نہیں کرتا۔ اس کے مزاج میں سلفر کے مریض کی طرح نہانے سے نفرت پائی جاتی ہے اور مستقل نزلے کا رجحان ہوتا ہے، بھوک ناقابل برداشت ہوتی ہے کھانے سے آرام آتا ہے غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ خون میں شوگر کی کمی ہو جاتی ہے۔ مریض چکنائی، مرغن غذائیں، سرکہ، پھل، دودھ وغیرہ پسند نہیں کرتا۔ چکنائی سے نفرت کی علامت پلسٹیلا سے مشابہہ ہے۔

نیٹرم فاس کی ایک علامت چاٹنا سے ملتی ہے لمبے عرصہ کی بیماریوں کے نتیجہ میں جسم کے اناب خشک ہو گئے ہوں اور رطوبتوں میں کمی آگئی ہو تو چاٹنا اور نیٹرم فاس اس کی بہترین دوائیں ہیں۔

بعض اوقات جسم کا کوئی حصہ سن ہو جاتا ہے، ہاتھ، انگلی یا کان کا ایک حصہ سو جائے تو اس میں نیٹرم فاس اچھی دوا ہے۔ اسی طرح جسم کے کسی خاص حصہ کی طرف خون کا دباؤ بڑھ جائے تو اس میں بھی نیٹرم فاس مفید ہے۔ رات کو جاگتے ہوئے اچانک جھٹکے لگنے لگیں اور خون کی شریانوں میں درد کا تیر سا چلتا ہوا محسوس ہو تو یہ خاص نیٹرم فاس کی علامت ہے۔ لیٹے لیٹے اچانک جسم پر زلزلہ سا آ جاتا ہے اور جھٹکے لگتے ہیں۔

عضلاتی ریشوں کی کمزوریوں میں اور اعصابی تناؤ خصوصاً آنکھ کے اعصابی تناؤ میں نیٹرم سلف بہت موثر دوا ہے۔ اسی طرح پٹھوں کے پھڑکنے کے لئے بھی اچھی دوا ہے۔ چونکہ یہ معدہ میں تیزابیت پیدا کرتی ہے اس لئے ہیپر سلف کی طرح کھٹاس کا احساس شعوری طور پر ہوتا ہے۔ پسینہ اور بدن کی بو میں بھی کھٹاس پیدا ہو جاتی ہے اور دوسرے لوگوں کو بھی یہ کھٹی بو محسوس ہوتی ہے۔

بعض دفعہ بری خبر سننے سے مریض "گم سم" سا ہو جاتا ہے اس میں نیٹرم سلف سے فوراً فائدہ ہوتا ہے اور آئندہ خطرات سے نجات مل جاتی ہے ورنہ ایسا مریض پاگل ہو جاتا ہے یا پھر ہسٹیریا کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔ سر میں خارش ہوتی ہے اور زرد رنگ کے دانے بن جاتے ہیں۔ ماتھے کے ایگزیما میں مفید ہے، سر بھاری ہو اور بال جھڑتے ہوں تو نیٹرم سلف اچھی دوا ہے۔ عموماً گنج پن میں کوئی دوا کافی نہیں سمجھی جاتی لیکن کسی کمزوری کی وجہ سے بال جھڑنے لگیں تو وہ اللہ کے فضل سے بعض دواؤں سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً اگر ایلوپیشیا ہو تو اس کا ہومیوپیتھک کا نسخہ غیر معمولی ہے اور حیرت انگیز طور پر کام کرتا ہے۔ اس بیماری میں سارے سر سے بال گچھوں کی صورت میں اتر جاتے ہیں جو دیکھتے ہی دیکھتے واپس آنے لگتے ہیں۔

نیٹرم میور میں سر درد دماغی محنت سے بڑھتا ہے، آنکھوں، گدی اور کنپٹیوں میں درد ہوتا ہے، سوئیاں سی چبھتی ہیں اور جلن کا احساس بھی ہوتا ہے۔ آنکھوں کے لئے بھی نیٹرم فاس بہت مفید دوا ہے۔ اگر پڑھتے ہوئے دائیں آنکھ میں پھڑکن ہو تو نیٹرم فاس خصوصی دوا ہے۔ بھینگے پن میں بھی مفید ہے آنکھ کے پپوٹے سوج جائیں اور صبح اٹھتے ہوئے آنکھوں کے سامنے تارے ناچنے لگیں تو نیٹرم فاس اچھا اثر دکھاتی ہے۔ دن میں تھکاوٹ کی وجہ سے آنکھوں کے سامنے ستارے ناچنے لگیں تو اس میں رسٹاکس بہت اچھا اثر کرتی ہے بعض اوقات سلفر بھی دینی پڑتی ہے۔ آنکھوں کے سامنے چنگارے اڑیں تو اسکے لئے بھی نیٹرم فاس مفید ہے۔ کسی مریض کے خون میں کلسٹرول کی زیادتی ہو تو اسے اٹھتے بیٹھتے ہوئے آنکھ کے سامنے انگارے اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں اسے فوراً چیک اپ کروانا چاہئے۔ نیٹرم فاس میں آنکھوں سے پیلے رنگ کی رطوبت نکلتی ہے، آنکھوں کی سفیدی پر زردی چھا جاتی ہے۔ آنکھوں کے سامنے دھند آتی ہے۔ پپوٹوں میں خارش اور جلن ہوتی ہے۔ دور کی چیزیں صاف دکھائی نہیں دیتیں۔ دور کی نظر کمزور ہوتی ہے۔

کانوں میں ہر طرح کی آوازیں آتی ہیں، قوت شنوائی میں بہت تیزی آ جاتی ہے یا کمی واقع ہو جاتی ہے، کان میں درد ہوتا ہے، کانوں کے پیچھے سوئیاں سی چبھتی ہیں۔ ایک کان سرخ اور گرم ہو جاتا ہے اور خارش ہوتی ہے۔

نیٹرم فاس کا مریض عموماً نزلہ زکام کا شکار رہتا ہے، ناک میں گاڑھی رطوبت جم جاتی ہے، چھینکوں کا رجحان ہوتا ہے، قوت شامہ زیادہ تیز ہوتی ہے بائیں طرف کے نتھنے میں سرسراہٹ ہوتی ہے جس کی وجہ سے چھینکیں آتی ہیں اور آنکھوں سے پانی بہنے لگتا ہے۔ زرد رنگ کی بلغم گلے میں گرتی ہو تو اس کا نیٹرم فاس سے تعلق ہے۔ نیٹرم فاس میں مسوڑھوں سے خون بہتا ہے۔ زبان پر زرد رنگ کی تہہ سی جم جاتی ہے۔ تالو میں بھی زردی پائی جاتی ہے۔ مونہہ اور زبان خشک ہوتی ہیں۔ دانت گل جاتے ہیں، بچے رات کو دانت پیستے ہیں۔ دانتوں میں زیادہ میٹھا کھانے کی وجہ سے سوراخ ہوں تو نیٹرم سلف مفید ہے چونکہ نیٹرم سلف کا شوگر سے تعلق ہے اس لئے میٹھے کی وجہ سے دانتوں پر پڑنے والے بداثرات میں بھی نیٹرم فاس مفید دوا ہے۔ معدے کے السر میں بھی نیٹرم فاس مفید ہے۔ اگر معدے میں زخم بن جائیں بے حد پیاس ہو ابکائیاں آئیں معدے میں پھوڑے کا سا درد اور سوئیاں چبھنے کا احساس ہو تو نیٹرم فاس دوا ہے۔ اسہال اور قبض ادلنے بدلنے کا بھی رجحان ہوتا ہے۔ اگر یہ کیفیت مستقل ہو جائے تو نیٹرم فاس بہت مفید ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کے لئے بھی بہت اچھی دوا ہے۔

اکثر بچے رات کو بستر میں پیشاب کر دیتے ہیں اس میں نیٹرم فاس بھی کالی فاس سے ملا کر دیں تو بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ رات کو بستر گیلا کرنے کے لئے آرسنک اور ایپوسائینم بھی بہت مفید دوائیں ہیں۔ بعض دفعہ رات کو پیشاب بہت زیادہ آتا ہے اس کے لئے بھی نیٹرم فاس اچھی دوا ہے۔ عموماً اگر پسینہ بہت آئے تو پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے لیکن نیٹرم فاس کی یہ عجیب بات ہے کہ پسینہ زیادہ آئے تو پیشاب بھی زیادہ آتا ہے۔ یہ نیٹرم فاس کی خاص علامت ہے جو دوسری دواؤں میں نہیں ملتی۔ پراسٹیٹ گلینڈز کی تکلیفوں میں بھی مفید ہے اور یہ پیشاب کی رکاوٹ کو دور کر دیتی ہے۔ زنانہ و مردانہ جنسی بیماریوں میں بھی نیٹرم فاس مفید دوا ہے۔ بانجھ پن کے لئے پلسٹیلا اور اشوکا بہترین دوائیں ہیں۔ اس کے علاوہ اگر خاص علامتیں معین ہوں تو انکے مطابق بانجھ پن کا علاج کرنا چاہئے۔ اگر رحم اپنی جگہ سے ٹل جائے اور اس وجہ سے حمل نہ ٹھہر رہا ہو تو نیٹرم فاس سے فائدہ ہوگا۔

نیٹرم فاس کھانسی میں بھی مفید دوا ہے۔ کھوکھلی کھانسی جو سینہ اور حنجرہ میں سرسراہٹ کے ساتھ پیدا ہو اس میں بہت مفید ہے لیکن شدید کھانسی جو ایک منٹ کے لئے بھی نہ رکے اس میں ڈروسرا اصل دوا ہے، اسے یاد رکھنا چاہئے۔ یہ کالی کھانسی کی چوٹی کی دواؤں میں شمار ہوتی ہے۔ نیٹرم فاس میں ایک خاص علامت یہ ہے کہ دل سے ایک بلبلہ سا اٹھتا ہے جو خون کی شریانوں میں جاتا ہوا محسوس ہوتا ہے، سینہ میں تنگی اور جکڑن کا احساس ہوتا ہے، بے چینی ہوتی ہے اور سینہ کے اوپر والے حصہ میں بھراؤ کا احساس ہوتا ہے۔ بعض اوقات درد بھی ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد اور گہرا سانس لینے سے نالیاں سکڑتی ہیں اور دل کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ سینہ میں بوجھ اور جلن کا احساس بھی ہوتا ہے اور دونوں اطراف میں سوئیاں سی چبھتی ہیں۔ دل کی دھڑکن زیادہ ہو جاتی ہے گھبراہٹ اور خوف پیدا ہوتا ہے۔ شور و غل سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ بائیں کروٹ لیٹنے سے بھی ان سب تکلیفوں میں اضافہ ہو جاتا ہے جو دل کی بیماری کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ سیڑھیاں چڑھنے سے دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے، بادلوں کی گرج سے بھی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ دمہ کے مریضوں کی تکلیفیں بھی بادلوں کی گھن گرج سے بڑھ جاتی ہیں بلکہ طوفان آنے سے بہت پہلے ہی ان کی علامات جاگ اٹھتی ہیں اس سلسلہ میں معین تحقیق کے بعد یہ ثابت ہوچکا ہے کہ بہت حساس سائنسی آلات نے موسم کی ان تبدیلیوں کو محسوس نہیں کیا جو آئندہ چند گھنٹوں میں واقع ہونے والی تھیں لیکن دمہ کے مریضوں کے بیماری کے حملہ سے اندازہ ہوگیا کہ طوفان آنے والا ہے۔ اس سلسلہ میں چین میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے کہ انسانی و حیوانی عادات و خصائل اور علامات کے ذریعہ موسم کی تبدیلیاں کیسے محسوس کی جاسکتی ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ نہایت لطیف نظام ہے۔ نیٹرم فاس میں طوفان کی آمد کو محسوس کرنے کا جو مادہ پایا جاتا ہے وہ اسی نظام سے تعلق رکھتا ہے۔ حیض کے دوران پیٹھ اور کمر میں درد ہو تو نیٹرم فاس اچھی دوا سمجھی جاتی ہے لیکن میرا تجربہ ہے کہ اس کے ساتھ کالی فاس اور میگ فاس ملا کر دی جائے تو زیادہ اچھا اثر ہوتا ہے۔ اگر یہ دوائیں ناکام ہو جائیں اور کمر کی درد میں زیادہ اضافہ ہو جائے تو کالی کارب دیں لیکن اگر حیض کے دوران خون کی مقدار بڑھ جانے سے درد میں بھی اضافہ ہو جائے تو سمی سی فیوجا زیادہ موزوں دوا ہے۔

پیٹھ میں کھنچاؤ، درد اور پسینہ کی علامت نمایاں ہو تو نیٹرم فاس اچھی دوا ہے۔ گردن کے دونوں طرف کھنچاؤ اور سختی پیدا ہو جاتی ہے جو دراصل اعصابی تکلیف نہیں بلکہ دل کی بیماری کی نشاندہی کرتی ہے اس کے لئے نیٹرم فاس مفید دوا ہے۔

نیٹرم فاس کے مریض کے ہاتھ پاؤں سورائینم کی طرح بہت ٹھنڈے ہوتے ہیں اگرچہ اس میں بعض علامتیں پلسٹیلا کے مشابہہ ہوتی ہیں۔ حیض کے ایام میں خصوصاً دن کے وقت ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ لکھتے ہوئے ہاتھوں میں اینٹھن ہوتی ہے۔ ہاتھ پاؤں میں چیونٹیاں رینگنے کا احساس بھی نمایاں ہے۔ اعضاء کا بھاری پن اور سن ہو جانا بھی نیٹرم فاس کی علامت ہے۔ جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ عضلات میں تشنج اور کمزوری کا احساس۔ پنڈلیوں کے تشنج میں یہ دوا نمایاں ہے۔ جوڑوں میں کڑکڑانے کی آوازیں آتی ہیں۔ جوڑوں کا درد بالعموم دائیں کندھے سے شروع ہوتا ہے بعض اوقات یہاں تک ہی محدود رہتا ہے۔ سارے جسم میں رگڑ لگنے سے پیدا ہونے والے درد کا احساس ہوتا ہے۔ چلتے چلتے اچانک کوئی ٹانگ جواب دے دیتی ہے لیکن یہ کیفیت وقتی ہوتی ہے۔

پاؤں میں گھٹے پڑ جاتے ہیں اور ان میں درد کی ٹیسیں بھی اٹھتی ہیں، تنگ جوتے پہننے کے نتیجہ میں یہ گٹھے پڑ جاتے ہیں۔ جلد پر خشک، جلن والے دانے بن جاتے ہیں اور زرد سنہری کھرنڈ بن جاتی ہے۔ جسم پر سرخ یا زرد رنگ کے داغ نمایاں ہو جاتے ہیں۔ فیرم فاس میں بھی سرخ دانے نکلنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ نیٹرم فاس میں جلد زردی مائل ہو جاتی ہے۔ ماؤف حصہ میں اور جلد میں ورم ہوتی ہے، چیونٹیاں رینگنے کا احساس ہوتا ہے۔ مہاسے بھی نکلتے ہیں۔

نیٹرم فاس کے مریض کو بہت گہری نیند آتی ہے، پریشان کن خواب دیکھتا ہے۔ کرسی پر بیٹھے بیٹھے سو جاتا ہے۔ کھانے کے بعد نیند کا بہت غلبہ ہوتا ہے۔

نیٹرم سلفیوریکم

NATRUM SULPHURICUM

نیٹرم سلف بہت ہی اہم دوا ہے جو جسمانی اندرونی گہری تبدیلیاں پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اس کا جگر سے خاص طور پر گہرا تعلق ہے۔ شوگر کے لئے بہت مفید دوا ہے۔ نیٹرم سلف دو سو طاقت میں کلکیریا فاس، کالی فاس اور نیٹرم فاس ۶ایکس کے ساتھ دینے سے بہت مفید پایا ہے۔ بعض اوقات ان چاروں دواؤں کو ۶ایکس میں بھی دے کر دیکھا ہے اور بہت اچھے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ حضرت چودھری ظفراللہ خان صاحب کو بھی یہی نسخہ استعمال کروایا تھا اور اللہ کے فضل سے انہیں شوگر سے شفا ہوگئی تھی۔ الحمد للہ۔

نیٹرم سلف کی علامتیں آدھی رات سے پہلے ظاہر ہوتی ہیں۔ بھیگے ہوئے موسم میں اس کی تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ ذہنی اور جسمانی لحاظ سے بہت حساس مریض ہوتے ہیں۔ درد کو بہت شدت سے محسوس کرتے ہیں۔ حرکت سے درد میں افاقہ ہوتا ہے۔ تمام جسم میں دکھن کا احساس رہتا ہے۔ اس کی نزلاتی تکلیفیں موسم بہار میں زیادہ نمایاں ہو جاتی ہیں سر کی چوٹ میں اندرونی بداثرات سے بچانے کے لئے نیٹرم سلف بہت ہی مفید اور ضروری دوا ہے۔ سر کی پرانی چوٹ کے مریضوں میں آرنیکا کے ساتھ نیٹرم سلف ملا کر دیتا ہوں یہ بہت ہی مفید نسخہ ہے۔ وضع حمل کے وقت بعض اوقات بچے کے سر پر دباؤ پڑتا ہے ایسے بچوں کو ماں کے دودھ کے ذریعہ فوری طور پر نیٹرم سلف استعمال کروانی چاہئے تاکہ کوئی منفی نتائج ظاہر نہ ہوں۔

نیٹرم سلف دمہ کی بہت چوٹی کی دوا ہے۔ مرطوب موسم میں دمہ کی شدت میں اضافہ ہو جاتا ہے اگر نزلہ زکام ہو تو اس سے دمہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ کھانسی کے دورے پڑتے ہیں سفید رنگ کی لیسدار بلغم نکلتی ہے محنت مشقت کرنے اور چلنے سے سانس پھولتا ہے۔

تمام جسم پر مہاسے نکل آتے ہیں سر کا ایگزیما بہت نمایاں ہے سرخ رنگ کے دانے بنتے ہیں۔ اگر روشنی سے زود حسی ہو تو نیٹرم سلف بہت مفید ہے۔ آنکھوں سے پانی بہتا ہے۔ اگر ایک آنکھ سے پانی بہے اور اسی طرف گدی میں درد ہو تو یہ کالے موتیا کی علامت ہے۔ اس کے لئے کلکیریا فاس اور جلسیمئم بہترین دوائیں ہیں۔ لیکن اگر دونوں آنکھوں سے پانی بہتا ہو اور نظر کمزور ہو تو اس کے لئے نیٹرم سلف مفید ہے۔ اگر آنکھوں میں زردی پائی جائے اور انفکشن اتنی زیادہ گہری ہو جائے کہ پیپ کا رنگ سبزی مائل ہو پلکیں آپس میں جڑنے لگیں ان میں نیٹرم سلف بہت مفید دوا بتائی گئی ہے۔ کانوں میں شور کی آوازیں آئیں اور کان میں دباؤ محسوس ہو تو اس میں یہ دوا مفید ہے۔

نیٹرم سلف میں دائیں طرف کی تکلیفیں بائیں کی نسبت زیادہ ہوتی ہیں۔ حیض کے ایام سے پہلے یا بعد میں نکسیر پھوٹنے کا رجحان ہو تو اس میں نیٹرم سلف بہت مفید دوا ہے۔ وبائی انفلوئنزا کی بیماری میں بھی اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر مسوڑھے دانتوں کو چھوڑنے لگیں گلے کی تکلیفیں جن میں گاڑھا چمٹنے والا بلغم نکلے نیز چلتے ہوئے گلے میں دم گھٹنے کا اور سانس پھولنے کا احساس ہو تو اس میں بھی نیٹرم سلف اچھی دوا سمجھی جاتی ہے۔ گلہڑ یا گلے کی سوزش میں بھی مفید ہے۔ گلے کے غدودوں سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ اگر اندر کو بڑھے ہوئے اور متورم ہوں تو اگر الٹیاں آئیں تو کھٹی اور سبز رنگ کی قے آتی ہے۔ اگر نیٹرم سلف کو باقاعدگی سے استعمال کیا جائے تو پتے کی پتھریوں کو بھی گھلا دیتا ہے: اس میں دوسری اہم دوا لائیکوپوڈیم ہے جس کے ساتھ میں چیلی ڈونیم ملا کر دیتا ہوں۔

(باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں)